Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ہفت روزہ

بدر

BADR

The weekly

Qadian

قادیان

شمارہ 46

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

29-محرم 1437 ہجری قمری   12-نبوت 1394 ہش   12-نومبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

ایسے لوگ جو صرف اپنے روحانی قویٰ سے جو استعداد کشوف اور رؤیا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانتے ہیں مگر خدا کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں وہ اُس انسان کی مانند ہیں جو دور سے آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور صرف دھوئیں پر غور کرنے سے آگ کے وجود پر یقین کر لیتا ہے ایسا شخص اس بصیرت سے محروم ہوتا ہے جو بذریعہ روشنی حاصل ہوتی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ وہ کسی حد تک زُہد اور عفّت کو اختیار کرتے ہیں اور علاوہ اِس بات کے کہ اُن میں رؤیا اور کشف کے حصول کیلئے ایک فطرتی استعداد ہوتی ہے اور دماغی بناوٹ اِس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ خواب و کشف کا کسی قدر نمونہ اُن پر ظاہر ہو جاتا ہے وہ اپنی اصلاح نفس کیلئے بھی کسی قدر کوشش کرتے ہیں اور ایک سطحی نیکی اور راستبازی اُن میں پیدا ہو جاتی ہے جس کی آمد سے ایک محدود دائرہ تک رؤیا صادقہ اور کشوف صحیحہ کے انوار اُن میں پیدا ہو جاتے ہیں مگر تاریکی سے خالی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بعض دعائیں بھی منظور ہو جاتی ہیں مگر عظیم الشان کاموں میں نہیں کیونکہ اُن کی راستبازی کامل نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس شفاف پانی کی طرح ہوتی ہے جو اُوپر سے تو شفاف نظر آتا ہو مگر نیچے اُس کے گوبر اور گند ہو اور چونکہ ان کا تزکیۂ نفس پورا نہیں ہوتا اور اُنکے صدق و صفا میں بہت کچھ نقصان ہوتا ہے اسلئے کسی ابتلا کے وقت وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کا رحم انکے شاملِ حال ہو جائے اور اُس کی ستّاری اُن کا پردہ محفوظ رکھے تب تو بغیر کسی ٹھوکر کے دُنیا سے گذر جاتے ہیں اور اگر کوئی ابتلا پیش آ جاوے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ بلعم کی طرح انکا انجام بد نہ ہو اور مُلہم بننے کے بعد کُتّے سے تشبیہ نہ دیئے جائیں کیونکہ ان کی علمی اور عملی اور ایمانی حالت کے نقصان کی وجہ سے شیطان اُن کے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور کسی ٹھوکر کھانے کے وقت فی الفور اُن کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے وہ دور سے روشنی کو دیکھ لیتے ہیں مگر اس روشنی کے اندر داخل نہیں ہوتے اور نہ اس کی گرمی سے کافی حصّہ ان کو ملتا ہے اسلئے ان کی حالت ایک خطرہ کی حالت ہوتی ہے خدا نور ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ پس وہ شخص جو صرف اس نور کے لوازم کو دیکھتا ہے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو دور سے ایک دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اِسلئے وہ روشنی کے فوائد سے محروم ہے اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔ پس وہ لوگ جو صرف منقولی یا معقولی دلائل یا ظنّی الہامات سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل پکڑتے ہیں جیسے علماء ظاہری یا جیسے فلسفی لوگ اور یا ایسے لوگ جو صرف اپنے روحانی قویٰ سے جو استعداد کشوف اور رؤیا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانتے ہیں مگر خدا کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں وہ اُس انسان کی مانند ہیں جو دور سے آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور صرف دھوئیں پر غور کرنے سے آگ کے وجود پر یقین کر لیتا ہے ایسا شخص اس بصیرت سے محروم ہوتا ہے جو بذریعہ روشنی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن وہ شخص جو اس نور کی روشنی کو دور سے تو دیکھتا ہے مگر اُس نور کے اندر داخل نہیں ہوتا اُس شخص کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک شخص اندھیری رات میں آگ کی روشنی کو دیکھتا ہے اور اُس کی رہنمائی سے راہِ راست بھی پا لیتا ہے لیکن بوجہ دور ہونے کے اپنی سردی کو اُس آگ سے دور نہیں کر سکتا اور نہ آگ اُس کے نفسانی قالب کو جلا سکتی ہے۔ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک اندھیری رات میں اور سخت سردی کے وقت دور سے آگ کی روشنی نظر آ جاوے تو صرف اس روشنی کا دیکھنا ہی ہلاکت سے نہیں بچا سکتا بلکہ ہلاکت سے وہ بچے گا کہ ایسا آگ کے قریب چلا جائے کہ جو کافی طور پر اُس کی سردی کو دور کر سکے۔ لیکن جو شخص صرف دور سے اُس نور کو دیکھتا ہے اُس کی یہی نشانی ہے کہ اگرچہ راہِ راست کی بعض علامات اُس میں پائی جاتی ہیں لیکن خاص فضل کی کوئی علامت اُس میں پائی نہیں جاتی اور اُس کی قبض جو کمی توکّل اور نفسانی خواہشوں کی وجہ سے ہے دور نہیں ہوتی اور اُس کا نفسانی قالب جل کر خاک نہیں ہوتا کیونکہ شعلۂ نور سے بہت دور ہے اور وہ رسولوں اور نبیوں کا کامل طور پر وارث نہیں ہوتا اور اُس کی بعض اندرونی آلائشیں اس کے اندر مخفی ہوتی ہیں اور اُس کا تعلق جو خدا تعالیٰ سے ہے کدورت اور خامی سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ وہ دور سے خدا تعالیٰ کو اپنی دُھندلی نظر کے ساتھ دیکھتا ہے مگر اُس کی گود میں نہیں ہے۔ ایسے آدمی جو نفسانی جذبات اُن کے اندر ہیں بعض اوقات اُن کے نفسانی جذبات ان کی خوابوں میں اپنا جوش اور طوفان دکھاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ جوش اُن کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ جوش محض نفسِ امّارہ کی طرف سے ہوتا ہے مثلاً ایک شخص خواب میں کہتا ہے کہ فلاں شخص کی مَیں ہرگز اطاعت نہیں کرونگا مَیں اُس سے بہتر ہوں تو اس سے نتیجہ نکالتا ہے کہ درحقیقت وہ بہتر ہے حالانکہ نفس کے جوش سے وہ کلام ہوتا ہے اِسی طرح نفس کے جوش سے خواب میں اور کئی قسم کے کلام کرتا ہے اور جہالت سے سمجھتا ہے کہ گویا وہ کلام خدا کی مرضی کے موافق ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اُس نے خدا تعالیٰ کی طرف پوری حرکت نہیں کی اور اپنی تمام طاقت اور تمام صدق اور تمام وفاداری کے ساتھ اس کو اختیار نہیں کیا اِس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی پورے طور پر تجلّیٔ رحمت اس پر نہیں ہوتی اور وہ اُس بچہ کی طرح ہوتا ہے جس میں جان تو پڑ گئی ہے لیکن ابھی وہ مشیمہ سے باہر نہیں آ سکا اور عالم روحانی کے کامل نظارہ سے ہنوز اُس کی آنکھ بند ہے اور ہنوز اُس نے اپنی ماں کے چہرہ کو بھی نہیں دیکھا جس کے رحم میں اُس نے پرورش پائی۔ اور بقول مشہور کہ نیم مُلّا خطرۂ ایمان۔ وہ اپنی معرفت ناقصہ کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہے ہاں ایسے لوگوں کو بھی کسی قدر کچھ معارف اور حقائق معلوم ہو جاتے ہیں مگر اُس دودھ کی طرح جس میں کچھ پیشاب بھی پڑا ہوا اور اُس پانی کی طرح جس میں کچھ نجاست بھی ہو اور اس درجہ کا آدمی اگرچہ بہ نسبت درجہ اوّل کے اپنی خوابوں اور الہامات میں شیطانی دخل اور حدیث النفس سے کسی قدر محفوظ ہوتا ہے لیکن چونکہ اُس کی فطرت میں ابھی شیطان کا حصہ باقی ہے اِس لئے شیطانی القاء سے بچ نہیں سکتا۔ اور چونکہ نفس کے جذبات بھی دامنگیر ہیں اس لئے حدیث النفس سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ وحی اور الہام کا کمالِ صفائی، صفائی نفس پر موقوف ہے۔ جن کے نفس میں ابھی کچھ گند باقی ہے اُن کی وحی اور الہام میں بھی گند باقی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 13 تا 16)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 51

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا! آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اخبار منصف کی طرف سے کئے گئے اسی قسم کے اعتراضات کا جواب اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو قادیان سے بے پناہ محبت تھی اور اس بے پناہ محبت کے سبب آپ قادیان واپسی کی شدید خواہش رکھتے تھے۔ اس حوالے سے معترض نے آپ ؓ کے جذبات کا مذاق اُڑاتے ہوئے لکھا:

''اس شہر (ربوہ) کے قیام کے باوجود 1955 تک اسی شہر ربوہ کے ہر سالانہ جلسے میں میاں محمود اپنی جماعت کو خدائی الہام کے حوالے سے یہ بشارت سناتے رہے کہ ہمیں عنقریب قادیان واپس ملنے والا ہے اور اگلے سال تک ہم قادیان واپس چلے جائیں گے لیکن ان کا یہ خدائی الہام تشنہ تکمیل ہی رہ گیا۔''

(منصف 24 جنوری 2014)

معترض نے سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ پر یہ نہایت جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا ہے کہ آپ گویا ہر سال یہ اعلان کرتے رہے کہ اگلے سال ہمیں قادیان واپس مل جائے گا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ نے قادیان کی واپسی کی بات ضرور کی لیکن اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں کیا بلکہ جماعت کو اس واپسی کے پیش نظر ایک نصب العین عطا فرمایا اور وہ نصب العین یہ تھا، سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں:

''گو ہمارا یقین ہے کہ جلد ہی قادیان ہمیں واپس مل جائے گا لیکن فرض کرو جلد نہ ملے اور سو دو سو سال بھی لگ جائیں تو پھر بھی کیا حرج ہے۔ جتنا عرصہ مومن کو زیادہ قربانی کے لئے مل جائے مومن کو تو اُتنا ہی خوش ہونا چاہئے نہ کہ غمگین......پس یہ وقت رونے دھونے کا نہیں ہے بلکہ اپنی ہمتوں کو اور اپنے حوصلوں کو پہلے سے بہت زیادہ بلند کرنے کا وقت ہے۔ ہمارے جوانوں کو بہت زیادہ جوان بن جانا چاہئے اور ہمارے بوڑھوں کو جوان بن جانا چاہئے اور اپنے اصل مقصد یعنی خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا چاہئے کہ خدا کی محبت کروڑوں کروڑ قادیان سے بھی زیادہ قیمتی اور قابل قدر چیز ہے۔''

(الفضل 17 دسمبر 1947 صفحہ 4)

''بے شک تم اپنے دلوں سے قادیان کی یاد کو محو مت کرو۔ تم نے قادیان لینا ہے اور ضرور لینا ہے مگر وہ کام نہ کرو جس سے تمہاری ہمتوں کے پست ہونے کا امکان ہو۔ تم اپنے آنسو مت بہاؤ، اپنی کم ہمت کو مضبوط کرو اور قربانی اور ایثار کی روح اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر یاد رکھو کہ تمہارے مدنظر صرف قادیان لینا نہ ہو بلکہ دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کو پھیلانا تمہارا کام ہو۔ یہی فرض ہے جو ہر وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنا چاہئے مگر اس کام کے لئے اپنے دلوں میں انقلاب پیدا کرنا سب سے پہلا اور اہم ترین فرض ہے۔ اگر تم اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں تو گویا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا گھر تو تمہیں ملے مگر تم یہ نہیں چاہتے کہ خدا تعالیٰ کا گھر اُس کو واپس ملے۔ خدا کا گھر مومن کا دل ہوتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ تم ہر قسم کے گندے اور ناپاک خیالات سے خدا تعالیٰ کے گھر کو صاف کر کے اس کے حوالے کرو......یہ تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ دنیا کے گوشے گوشے میں پھر اسلام کا ڈنکا بجے۔ تمام شیطانی فلسفے مٹ جائیں اور ایک خدا، ایک قانون، ایک کتاب اور ایک رسول کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے اے خدا تو ایسا ہی کر۔''

(تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1947)

نیز فرمایا: ''اگرچہ ہم امید رکھتے ہیں کہ قادیان ہمیں واپس ملے گا اور ایک مومن کو یہی امید رکھنی چاہئے کہ قادیان ہمیں واپس ملے گا اور وہی ہمارا مرکز ہوگا لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عملاً ہمارا مرکز وہی ہوگا جہاں ہمیں خدا تعالیٰ رکھنا چاہتا ہے۔ پس ہمیں اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے کاموں کو وسیع کرنا چاہئے ......تا یہ پتہ لگے کہ ہمیں کام سے غرض ہے ہمیں قادیان سے کوئی غرض نہیں۔ ہمیں ربوہ سے کوئی غرض نہیں۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ لے جائے تو ہم وہاں چلے جائیں گے ورنہ نہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے نوکر ہیں کسی جگہ کے نوکر نہیں۔ اگر ہم کسی جگہ سے محبت کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسے عزت دی ہے۔ پس مومن کو اپنے کاموں میں سست نہیں ہونا چاہئے۔''

(الفضل 26 مارچ 1966ء فضل عمر نمبر)

ان اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ کو قادیان سے محبت تو تھی لیکن اس محبت پر بھی خدا تعالیٰ کی محبت غالب تھی، حضرت مسیح موعود کے جاری کردہ مشن کی تکمیل کی فکر تھی، اسلام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلانے کی فکر تھی۔ جیسا کہ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

قارئین کرام! سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سن 1947 میں جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ جو ہجرت کی اس کی پیشگوئی قبل ازیں آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے ہو چکی تھی۔ چنانچہ حدیث مبارکہ ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا:

اِذْ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدّجال وصفۃ و مامعہ و ابوداود صفحہ ۵۹۳)

اللہ تعالیٰ عیسیٰ ؑ کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ مَیں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں۔ اس لئے تم میرے بندوں کو پہاڑ کی طرف محفوظ طریق سے لے جاؤ۔

یہ حدیث مسیح موعود کے متعلق ہے لیکن پیشگوئیوں کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ بعض پیشگوئیاں لفظاً کسی اور شخص کے متعلق ہوتی ہیں مگر اس سے مراد اس کی اولاد یا متبعین ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمر ؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔''

(بدر جلد 1 نمبر 23 مؤرخہ 7 ستمبر 1905ء صفحہ 2)

(تقریر حضرت مصلح موعود ؓ جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1947)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ''داغ ہجرت'' کا الہام ہوا تھا، جس کے معنے تھے کہ آپ کو یا آپ کی جماعت کو بھی ایک دن ہجرت کرنی پڑے گی۔ چنانچہ مسیح موعود ؑ کے لئے مقدر ہجرت کی پیشگوئی آپ ؑ کے بیٹے سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ کے وجود میں پوری ہوئی اور آپ اپنی جماعت کو لیکر ایک پہاڑی مقام (ربوہ) کی طرف چلے گئے۔ پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اپنی جماعت کے ساتھ قادیان سے نکلنا اور ہجرت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا۔

(مفہوم تقریر حضرت مصلح موعود ؓ جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1947)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں ہجرت کی خبر دی تھی وہیں قرآنی الفاظ میں ہجرت کے بعد قادیان واپس آنے کی خبر بھی دی تھی۔ چنانچہ یہ آیت کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (القصص: 86) آپ پر بھی الہاماً نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو یہ خبر دی تھی کہ تم کو مکہ چھوڑنا پڑے گا لیکن ہم پھر تجھے مکہ واپس لائیں گے۔ یہی الفاظ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی نازل کئے کہ تم کو بھی قادیان چھوڑنا پڑے گا مگر ہم اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم پھر تجھے دوبارہ قادیان لائیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کو جب مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں مشکلات کا سامنا ہوا تو آپ نے فرمایا تھا کہ ''داغ ہجرت کا الہام بھی تو ہے'' اس پر بعض دوستوں نے اپنے مکانات پیش کئے کہ حضور وہاں چل کر رہیں۔ حضرت اقدس ؑ نے اس پر فرمایا تھا کہ ''اچھا جب اذن ہوگا'' (اخبار بدر مورخہ 7 مارچ 1952ء)

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں وہ حالات پیدا نہیں ہوئے جن کی بنا پر آپ کو ہجرت کا اذن ہوتا، لیکن جب آپ کے فرزند سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ کی زندگی میں ایسے حالات پیدا ہوئے تو جماعت کو ہجرت کرنی پڑی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور واپسی کی خبر دی تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''جن (آیات) میں رسول کریم ﷺ کو ہجرت اور فتح مکہ کی خبر دی گئی تھی......انہی آیات کا ایک ٹکڑا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی الہاماً نازل فرمایا اور اس طرح بتا دیا کہ جو کچھ صحابہ ؓ کے ساتھ ہوا تھا وہی کچھ ہمارے ساتھ ہونے والا ہے۔ جس طرح صحابہ ؓ کو ملک چھوڑنا پڑا اِسی طرح ہمیں بھی قادیان چھوڑنا پڑے گا اور جس طرح پھر صحابہ ؓ کو مکہ واپس ملا اسی طرح ہمیں بھی قادیان واپس ملے گا۔ چنانچہ 22 اپریل 1944ء کو مجھے یہ الہام ہوا ......وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے غلبہ اور کامیابی عطا فرما۔ یہ الہام اس آیت کا ایک ٹکڑا ہے کہ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل: 81)

گویا جس طرح رسول کریم ﷺ کو مکہ چھوڑنا پڑا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا تھا کہ تمہیں بھی قادیان چھوڑنا پڑے گا مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں پھر قادیان واپس لائے گا۔'' (تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1947ء، انوار العلوم جلد 19)

تاریخ نے ایک بار پھر اپنے آپ کو دہرایا۔ جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کی گئی ہجرت کی پیشگوئی آپ کے فرزند سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ کے ذریعہ پوری ہوئی اسی طرح سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ کو دیا گیا واپسی کا وعدہ آپ کے فرزند حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ذریعہ پورا ہوا اور آپ 1991ء میں ہزاروں احمدیوں کے جلو میں نہایت فاتحانہ شان سے قادیان تشریف لائے۔ گو

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہر سفر میں اپنی تائید وقدرت کے نشانات دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ فکر ہوتی ہے کہ بعض جماعتیں بعض پروگرام بنانے میں تجربہ نہیں رکھتیں اور ایسے پروگرام بنالیتی ہیں جو جماعت کے اپنے پروگرام نہیں ہوتے بلکہ غیروں کے ساتھ پروگرام ہوتے ہیں اور جو غیروں کے ساتھ پروگرام ہوں ان کو، ظاہر ہے پہلے ان ذرائع کے ذریعہ سے جو غیروں کے ہیں مشتہر بھی کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ جماعت مخالف بعض شرارتی عنصر پروگرام میں کوئی بدمزگی پیدا نہ کریں پھر یہ بھی کہ اگر کسی لحاظ سے بھی پروگرام کم معیار کا ہو تو شماتتِ اعداء کا باعث نہ بن جائے۔ بہرحال بہت سی فکریں پیدا ہوتی ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا نہیں کرسکتے کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید ونصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ ایسے نظارے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے ہر دفعہ ایک نیا رنگ دکھاتے ہیں

گزشتہ دنوں ہالینڈ اور جرمنی کے سفر کے دوران مختلف پروگراموں کے نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد اور ان کے غیروں پر گہرے نیک اثرات اور ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز نظّاروں کا تذکرہ

ہالینڈ کی پارلیمنٹ ہاؤس میں فارن افیئرز کمیٹی کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب میں مختلف ممالک کے ممبرانِ پارلیمنٹ، ایمبیسیڈرز اور بعض دیگر سرکاری حکام اور نمائندگان کی شمولیت

یہ پروگرام منعقد ہونا بذات خود اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ورنہ ہالینڈ کی جماعت اگر کہے کہ کسی کی کوشش سے ہوا ہے یا جماعت کی کوشش سے ہوا ہے، کسی شخص کی کوشش سے ہوا ہے تو وہ غلط ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ ان میں سے اکثر یہی کہیں گے کہ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی کہ یہ ہو کیسے گیا

ہالینڈ میں 60 سال کے بعد جماعت کی دوسری باقاعدہ مسجد کی تعمیر کیلئے المیرے (Almere) میں سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

جماعتی پروگراموں کے انتظامات کا غیروں پر اچھا اثر اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو ہمیشہ اپنے رویّوں کو سلجھا ہوا رکھنے کی نصیحت

جرمنی میں مساجد کا سنگ بنیاد اور پریس میڈیا کوریج

جامعہ احمدیہ جرمنی سے شاہد کا امتحان پاس کرنے والی پہلی کلاس کے مبلغین کی کانووکیشن کی تقریب

مکرم مرزا اظہر احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/اکتوبر 2015ء بمطابق 23/اخاء 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہر سفر میں اپنی تائید وقدرت کے نشانات دکھاتا ہے۔ بعض دفعہ فکر ہوتی ہے کہ بعض جماعتیں بعض پروگرام بنانے میں تجربہ نہیں رکھتیں اور ایسے پروگرام بنالیتی ہیں جو جماعت کے اپنے پروگرام نہیں ہوتے بلکہ غیروں کے ساتھ پروگرام ہوتے ہیں اور جو غیروں کے ساتھ پروگرام ہوں ان کو ظاہر ہے پہلے ان ذرائع کے ذریعہ سے جو غیروں کے ہیں مشتہر بھی کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ جماعت مخالف بعض شرارتی عنصر پروگرام میں کوئی بدمزگی پیدا نہ کریں۔ پھر یہ بھی کہ اگر کسی لحاظ سے بھی پروگرام کم معیار کا ہو تو شماتتِ اعداء کا باعث نہ بن جائے۔ بہرحال بہت سی فکریں پیدا ہوتی ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا نہیں کرسکتے کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید ونصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ ایسے نظارے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے ہر دفعہ ایک نیا رنگ دکھاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو غیروں کے اس طرح اظہار ہو رہے ہوتے ہیں اور وہ پروگرام کو اس طرح سراہتے ہیں کہ ہم سوچ میں پڑ جاتے ہیں، انتظام کرنے والے خود سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ کیا واقعی ہم نے ایسا اچھا پروگرام کیا تھا جو غیر اس قدر تعریف کررہے ہیں۔ پھر صرف ظاہری تعریف نہیں ہوتی بلکہ لگتا ہے کہ غیر لوگوں کے، مہمانوں کے، جو غیر مہمان آئے ہوتے ہیں ان کے جذبات دل سے نکل رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں بتا رہی ہوتی ہیں، ان کے چہرے ظاہر کررہے ہوتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں واقعی وہ ان کے دل کی آواز ہے اور یہ چیزیں دیکھ کر پھر انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی اور پروگرام کامیاب ہوا۔

گزشتہ دنوں مَیں ہالینڈ اور جرمنی کے سفر پر تھا۔ جرمنی میں تو بڑی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی منظم ہے اور وہاں جماعت کے افراد کے ہر طبقے سے تعلقات بھی ہیں۔ میڈیا بھی ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بہت وسیع طور پہ کوریج دیتا ہے۔ بعض اخبارات یا دوسرے میڈیا کے ذرائع جماعت کی ترقی دیکھ کے منفی خبریں بھی جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں یا بعض سیاستدان جو عموماً ایشین نژاد ہیں اپنی سستی شہرت کے لئے وہاں جماعت کے خلاف مہم بھی وقتاً فوقتاً چلاتے رہتے ہیں۔ لیکن عموماً جرمن سیاستدان بھی اور پڑھا لکھا طبقہ بھی اور جرمن لوگ بھی جو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت سے تعارف رکھتے ہیں جماعت کے لئے اچھے خیالات رکھتے ہیں اور اس وجہ سے اسلام کی بھی حقیقی تصویر انہیں مل رہی ہوتی ہے۔ پس یہ بھی اسلام اور احمدیت کے تعارف کا ایک ذریعہ ہے جو جرمنی میں مختلف پروگرام کرکے احمدی کروا رہے ہیں جو بعض دفعہ غیر جماعتی پروگرام بھی ہوتے ہیں، لیکن ہالینڈ میں تو جماعت بھی چھوٹی سی

ہے اور اب تک اتنی فعّال کوشش بھی انہوں نے نہیں کی جس سے میڈیا کے ذریعہ ملک کے وسیع حصہ میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا تعارف ہوا ہو۔ پھر ممبران پارلیمنٹ سے بھی اور پڑھے لکھے طبقے سے اور ڈپلومیٹس وغیرہ سے بھی ان کے کوئی ایسے تعلقات نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ لوگ جماعت کو جانتے ہوں اور اسلام کی نمائندہ جماعت سمجھتے ہوں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے نن سپیٹ کا علاقہ جہاں ہمارا سینٹر ہے وہاں کے ایک ممبر پارلیمنٹ جن سے دو تین سال پہلے جماعت کا تعارف ہوا تھا اور وہ مجھے بھی ہالینڈ کے ایک جلسے میں مل چکے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہالینڈ کی پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک فنکشن کروانے کا اللہ تعالیٰ نے سامان کر دیا۔ یہ جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں ان دنوں میں ہالینڈ کی پارلیمنٹ کی جو فارن افیئرز کی کمیٹی ہے اس کے قائمقام چیئرمین بھی تھے یا اب بھی ہیں بہرحال ان کے ذریعہ سے فارن افیئرز کمیٹی نے پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں ایک پروگرام کا انتظام کیا اور مجھے امیر صاحب نے لکھا کہ اس طرح انتظام ہو رہا ہے اور آپ وہاں آئیں۔ چنانچہ مَیں گیا۔ میرا خیال تھا کہ چند ایک لوگ ہوں گے۔ جماعت کا اتنا تعارف ملک میں نہیں ہے، لوگ نہیں آئیں گے۔ پھر جماعت کو بھی اس قسم کے کام کرنے کا تجربہ نہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہالینڈ جماعت کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں ان کا کافی اچھا فنکشن ہو گیا۔

اس تقریب میں 89 سرکردہ افراد شامل ہوئے جن میں ڈچ پارلیمنٹ کے ممبران کے علاوہ سپین، آئرلینڈ، سویڈن، کروشیا، مونٹی نیگرو، البانیا، فرانس، سوئٹزرلینڈ، بیلجیم، جرمنی، انڈیا، فلپائن، ڈنمارک اور سائپرس سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ، ایمبیسیڈرز اور بعض دوسرے سرکاری حکام اور نمائندگان شامل تھے۔ جیسا کہ میں نے کہا جرمنی کی جماعت کے اکثر جگہوں پر اچھی سطح کے لوگوں سے تعلقات ہیں لیکن ابھی تک وہ اس سطح کا پروگرام نہیں کروا سکے۔ وہاں ہمارے فنکشنز میں تو بیشک بڑے بڑے لوگ آتے ہیں اور ہماری خدمات کو سراہتے ہیں۔ اسلام کی تصویر جو حقیقی تصویر ہے اسے دیکھ کر وہ اظہار خیال کرتے ہیں لیکن وہاں ابھی تک کوئی ایسا پروگرام نہیں ہوا اور پروگرام نہ کرنے کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہو کہ جرمنی بڑا ملک ہے اور ہالینڈ اس کے مقابلے میں ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ ہالینڈ کی جماعت نے اب جو قدم اٹھایا ہے اور تعلقات بنائے ہیں، اخبارات سے رابطے کئے ہیں، میڈیا سے رابطے کئے ہیں، وہ اسے مزید آگے بڑھانے کی کوشش کرے گی اور اب تک جو کام انہوں نے کر دیا اس کو اپنی انتہا نہیں سمجھیں گے۔

وہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں جو فنکشن تھا وہاں میں نے اٹھارہ بیس منٹ میں مختصراً اسلام کی تعلیم اور حالات حاضرہ کے حوالے سے جو مسائل ہیں وہ بیان کئے۔ عموماً جہاں بھی مَیں اسلام کی تعلیم کے حوالے سے، قرآن کریم کے حوالے سے کچھ کہوں لوگ سمجھتے ہیں اور اظہار بھی کر دیتے ہیں کہ ان کے سوالوں کے کافی جواب مل گئے ہیں لیکن یہاں اس فنکشن میں تین چار پارلیمنٹیرین جو مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے کہا کہ ہم نے اب سوال بھی کرنے ہیں۔ میں نے انہیں کہا ٹھیک ہے تسلی نہیں ہوئی تو کر لیں۔ اس پر انہوں نے بعض ایسے سوال کئے جو سوائے انہی باتوں کو دہرانے کے اور کچھ نہیں تھے۔ لگتا تھا کہ مجھ سے یہ کہلوانا چاہتے ہیں یا کسی نہ کسی موقع پر کہوں کہ اسلام کی تعلیم غلط ہے نعوذ باللہ یا کوئی ایسی بات میرے منہ سے نکل جائے جس سے ان کو اسلام پر کچھ کہنے کا موقع مل جائے اور یہ بات دوسرے ممالک سے آئے ہوئے پارلیمنٹیرین نے بھی محسوس کی اور بعد میں اس کا اظہار بھی انہوں نے کیا کہ ان ایک دو کا یہ رویّہ ٹھیک نہیں تھا بلکہ بعض ڈچ جو یہ پروگرام دیکھ رہے تھے یا وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بھی اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اپنی شرمندگی کا بھی اظہار کیا۔ لیکن بہرحال ہمیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شاید مجھے غصہ دلانا چاہتے تھے لیکن بہرحال یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قسم کی برداشت اللہ نے مجھے بہت دی ہوئی ہے۔ لگتا ہے ان میں سے ایک کو خود بھی یہ احساس ہو گیا تھا کیونکہ جب میرے ساتھ تصویر کھنچوانے کے لئے آئے تو کہنے لگے کہ اگر میرے سوال مناسب نہیں تھے تو میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ بہرحال اس پروگرام کی تو ایک لمبی تفصیل ہے۔ ایم ٹی اے پر آپ نے سن لی ہوگی۔ دیکھ بھی لی ہوگی یا رپورٹ میں پڑھ لیں۔ اس وقت تو یہ سب کچھ یہاں بیان نہیں ہو سکتا۔ لیکن بہرحال اس پروگرام میں شامل مہمانوں اور پروگرام سننے والے جو غیر تھے ان پر اسلام کی تعلیم کا اچھا اثر پڑا ہے۔ بعض دفعہ یہ خیال بھی بعد میں آتا ہے کہ فلاں سوال کا اس طرح جواب زیادہ مناسب ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا ایسا فضل فرمایا کہ جو بھی جواب دیئے گئے تھے انہوں نے ہی غیروں پر اچھا اثر ڈالا اور اس بات کا انہوں نے اظہار بھی کیا کہ ایسے سوالوں کے اسی قسم کے جواب تھے جو بہترین رنگ میں دے دیئے گئے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اسی لئے وہ دلوں پر قبضہ کر کے رعب ڈال دیتا ہے۔ انسانی کوششیں تو کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔ یہ پروگرام منعقد ہونا بذات خود اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ورنہ ہالینڈ کی جماعت اگر کہے کہ کسی کی کوشش سے ہوا ہے یا جماعت کی کوشش سے ہوا ہے، کسی شخص کی کوشش سے ہوا ہے تو وہ غلط ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ ان میں سے اکثر یہی کہیں گے کہ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی کہ یہ ہو کیسے گیا۔ اس پروگرام کے معیاری ہونے کے بارے میں جن ممبر پارلیمنٹ نے اسے منظم کروایا تھا انہوں نے ہمارے ایک احمدی کو بعد میں کہا کہ اس کی میڈیا میں بہت زیادہ کوریج ہونی چاہئے تھی۔ حالانکہ ہمارے خیال میں کافی ہوگئی لیکن ان کے نزدیک اس سے زیادہ ہونی چاہئے تھے اور پہلے صفحہ کی سرخی ہونی چاہئے تھی تا کہ ملک کے لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیم کا پتا چلتا۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ میری تسلی نہیں ہوئی۔ جتنا ہونا چاہئے تھا اتنا نہیں ہوا۔

انہوں نے ہی اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ مجھ سے بہت سے ممبران پارلیمنٹ نے پوچھا کہ یہ پروگرام کس طرح تم نے منعقد کروا لیا؟ (تو صرف اپنے نہیں غیروں کے نزدیک بھی یہ بہت مشکل تھا کہ ایک چھوٹی سی جماعت کے پروگرام اس طرح پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد کروائے جاتے۔) یہ ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ یہ جو پروگرام تھا حاضری وغیرہ کے لحاظ سے اور جو نفس مضمون بیان ہوا ہے اس کے لحاظ سے میری امید سے بہت زیادہ کامیاب رہا اور یہ کہتے ہیں کہ اب اس کے دوررَس نتائج نکلیں گے کیونکہ امام جماعت احمدیہ نے اپنا پیغام نہایت مؤثر رنگ میں دیا۔ ہالینڈ کے لوگوں کا یہ حق ہے کہ ان کو اسلام کا امن پسند چہرہ بھی دکھایا جائے۔ ان کو اس پیغام کی ضرورت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کے ساتھ پارلیمنٹ کی یہ تقریب پہلا قدم تھا۔ اب ہم مزید ایسے پروگراموں کا انعقاد کریں گے۔ بلکہ یہ اظہار انہوں نے وہاں آخر میں بھی کیا تھا۔

پھر اور بھی بہت سے معزز مہمانوں نے اس پروگرام کو سراہتے ہوئے اسلام کی حقیقی تعلیم کا چہرہ دکھانے پر شکریہ ادا کیا۔ ہالینڈ کے سابق وزیر دفاع بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ فنکشن کے بعد بھی وہ میرے ساتھ بڑی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے پیغام سے اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے کا موقع ملا ہے اور مجھے کہا کہ اب یہ خواہش ہے کہ آپ بار بار ہالینڈ آئیں تا کہ لوگوں کے دل سے اسلام کا ڈر نکل جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ پارلیمانی کمیٹی کے سوالات پر آپ کے جوابات کسی بھی مناسب سوچ رکھنے والے شخص کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی تھے۔

اس تقریب میں سپین کے ایمبیسیڈر بھی آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ بالخصوص جس طرح امام جماعت نے freedom of speech، برداشت اور دوسرے مذاہب کے لئے عزت و احترام جیسے حساس سوالات کے جوابات دیئے وہ نہایت موزوں تھے اور پھر یہ بھی کہ تقریر کے دوران برداشت، مذہبی آزادی اور اخوت کے بارے میں جو باتیں اسلام کی تعلیم کے مطابق بیان کیں، کہتے ہیں یہ دل کو لگتی ہیں اور میں ان کی بڑی حمایت کرتا ہوں۔ کیونکہ بین المذاہب ہم آہنگی اور دنیا کے امن کے لئے ان اقدار کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

سپین کے ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ انسانیت کے لئے امن، آزادی اور خدا تعالیٰ جو تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ہے اس سے محبت کا پُرکشش پیغام سن کر خوشی ہوئی۔ ایک ایسی دنیا کے لئے جہاں جنگوں اور مذہب کے نام پر کئے جانے والے مظالم میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس قسم کے امن کے پیغام پر ہم کو مشکور ہونا چاہئے۔ آج پہلے سے بڑھ کر ان سب لوگوں کو جو امن چاہتے ہیں اور مذہب پر عمل کرتے ہیں انہیں متحد ہونا چاہئے۔ ہمیں ان باتوں پر توجہ دینی چاہئے جو ہمارے درمیان یکساں ہیں بجائے اس کے کہ ہم اپنے درمیان پائے جانے والے تضادات پر زور دیں۔

پھر مونٹی نیگرو سے بھی تین احباب آئے تھے۔ ان میں ایک ممبر آف نیشنل پارلیمنٹ تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ تقریب جماعت کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی ہے کہ ان کے امام نے اسلام کی حقیقی تعلیم نہایت اعلیٰ سطح پر پیش کی۔ ہالینڈ کے ممبران پارلیمنٹ کے سوالات نہایت جارحانہ تھے لیکن انہوں نے جوابات نہایت مدلّل اور حقائق پر مبنی دیئے اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ امام جماعت جرأت اور خود اعتمادی کے ساتھ دلیل سے بات کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ آج کی پُرخطر دنیا میں ایسی تقریبات کی اشد ضرورت ہے۔

پھر ہیومن رائٹس ڈیفنس کی دو ممبر خواتین وہاں تھیں وہ بھی کہتی ہیں کہ یہ پیغام جو پارلیمنٹ میں دیا گیا یہ تمام پالیسی میکرز تک پہنچایا جانا چاہئے۔

پھر کروشیا سے ان کی برسر اقتدار پارٹی کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام جماعت نے اسلامی تعلیمات کو بڑے ہی واضح اور مؤثر رنگ میں بیان کیا۔ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اسلامی تعلیمات بہت مؤثر ہیں۔ اگر تمام مسلمان ان تعلیمات پر صدق دل سے عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ freedom of speech کے بارے میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے جو دوٹوک مؤقف دیا وہ بہت ہی متاثر کرنے والا تھا خصوصاً ہولوکوسٹ (Holocaust) کے بارے میں بعض ممالک میں جو پابندیاں ہیں اس کے حوالے نے ان کے مؤقف کو مزید تقویت دی۔ پھر کہتے ہیں اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے پاکستان پر براہ راست تنقید کرنے سے گریز کیا اور عمدہ انداز میں حقیقی اسلامی تعلیم پر مسلمانوں کو عمل کرنے کی تلقین کی جو کہ بہت ہی متاثر کن تھی۔ پھر کہتے ہیں ہتھیاروں پر پابندی اور فنڈنگ روکنے پر جو مؤقف دیا وہ بہت ہی حقیقت پسندانہ تھا۔ واقعی اگر دنیا کے طاقتور ممالک ان نکات پر سنجیدگی اور دیانتداری سے عمل کریں تو دنیا امن کی جانب لَوٹ سکتی ہے۔

پھر سویڈن سے آنے والے ممبر آف پارلیمنٹ کہتے ہیں کہ خطاب بڑا اچھا تھا۔ اثر کرنے والا تھا اور مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے آپ نے دنیا کے صاحب اختیار لوگوں کو جھنجھوڑا ہے۔ خطاب میں ایک سچائی تھی۔ کوئی مصلحت نہیں تھی۔ امن، انصاف، برداشت، انسانیت، محبت اور بھائی چارے سے متعلق امام جماعت نے بڑے آسان فہم الفاظ میں توجہ دلائی ہے اور دنیا کو ایک پیغام دیا ہے۔

فارن افیئرز کمیٹی کے ممبران کی طرف سے آزادی اظہار کے متعلق سوالات پر کہتے ہیں کہ ان کے جوابات مدلل اور فراست سے بھرپور تھے۔ یہودیوں کا ریفرنس دینے سے بھی وہ امام جماعت کا اشارہ نہیں سمجھے جبکہ ہمارے ملک سویڈن میں نازیوں کا بیج لگانا بھی قانونی طور پر منع ہے اور لگانے پر سزا اور جرمانہ ہے۔

پھر البانیا سے ترانہ جو ان کا کیپیٹل ہے وہاں کے میئر کے مشیر اعلیٰ ہیں اور ان کی گورنمنٹ کی مذہبی امور کی ایک کمیٹی ہوتی ہے اس کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ ایسے عظیم الشان طریق پر اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے نہایت اعلیٰ پیرائے میں اور بہت دلکش انداز میں اسلامی تعلیمات کی عکاسی کی ہے۔

Amsterdam University کے پروفیسر جو بدھ ازم اور اسلام اور دیگر مذاہب کے ماہر ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت نے اسلام کی امن کے حوالے سے تعلیم کا جس واضح انداز میں ذکر کیا ہے اس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ ہمارے انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے پروگراموں میں جماعت کی نمائندگی ناگزیر ہے۔ اب جماعت کو ہمارے پروگراموں میں ضرور شریک ہونا چاہئے تا کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تصویر ہمارے سامنے آسکے۔

اس کے علاوہ بھی وہاں ہالینڈ میں چار پانچ دن جو پروگرام رہے ان میں تو روزانہ ہی کسی نہ کسی اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندے آکر انٹرویو لیتے رہے تھے۔ کافی لمبی ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ آدھے گھنٹے سے لے کر تیس پینتیس منٹ تک، چالیس منٹ تک بھی ایک ایک انٹرویو ہوا جس میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام، دعویٰ، اسلام کی تعلیم، دنیا کا امن، خلافت وغیرہ کے موضوع پہ بتایا گیا۔ تفصیلات تو آپ لوگ پڑھ ہی لیں گے یا دیکھ لیں گے۔ بہرحال اس ذریعہ سے جماعت کا وہاں کافی وسیع تعارف ہوا ہے وہاں اور جیسا کہ پروفیسر صاحب نے بھی کہا کہ اس ملک میں بھی اب پڑھے لکھے طبقے میں لوگوں کو تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ اگر اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیم کو جاننا ہے تو پھر احمدیوں کو بہرحال بیچ میں شامل کرنا ہوگا۔

جیسا کہ میں نے انٹرویوز کے بارے میں کہا پہلا انٹرویو 5/اکتوبر کو نن سپیٹ کے ریڈیو چینل آر۔ٹی۔وی نن سپیٹ کے جرنلسٹ نے لیا جو وہاں بیت النور مسجد سے ہی لائیو نشر کیا گیا۔ اور اس کی لائیو سٹریمنگ (live streaming) (کے ذریعہ) پوری دنیا میں سنا گیا۔ پھر 5/اکتوبر کو ہی ہالینڈ کے ایک ریجنل ٹیلیویژن سٹیشن گلڈرلینڈ (Gelderlaand) کے جرنلسٹ نے انٹرویو لیا اور اس ٹی وی سٹیشن کے ذریعہ سے بھی اس علاقے میں تقریباً دوملین سے زیادہ لوگوں کو یہ پیغام پہنچا ہے بلکہ وہ جرنلسٹ خود ہی کہنے لگا کہ یہاں ہماری اہمیت وہی ہے جو آپ کے ہاں بی بی سی کی ہے۔

پھر 6/اکتوبر کو ہالینڈ کی نیشنل اخبار کے جرنلسٹ نے انٹرویو لیا اور اس اخبار کی پرنٹ اشاعت تو تھوڑی پچاس ہزار ہے لیکن انٹرنیٹ پر پڑھنے والوں کی تعداد جو ہے وہ لاکھوں میں ہے۔ 7/اکتوبر کو پھر ایک ریجنل اخبار کے جرنلسٹ آئے انہوں نے انٹرویو لیا۔ اس اخبار کی اشاعت بھی ایک لاکھ کے قریب ہے۔ پھر 9/اکتوبر کو ہالینڈ کے اخبار کے جرنلسٹ نے انٹرویو لیا اور اس کی تعداد بھی سنا جاتا ہے کافی ہے۔ یہ ایک مذہبی اخبار بھی ہے۔ ان انٹرویوز اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ پہلی دفعہ ہالینڈ جماعت نے اتنا وسیع رابطہ کیا ہے اور اس لحاظ سے ان کا پروگرام بہت اچھا تھا۔ ہالینڈ کے تین نیشنل اور 9 ریجنل اخبارات نے دورے کے حوالے سے خبریں دیں اور رپورٹس شائع کیں۔ 9 اخبارات نے اپنے انٹرنیٹ کے ایڈیشن میں خبریں دیں۔ اخبارات کے ذریعہ سے کل تین ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ آر۔ٹی۔وی ریڈیو جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ (انٹرویو) بھی کے۔پی۔این ٹی وی نیٹ ورک کے ذریعہ ملکی سطح پر اور ویب سٹریم کے ذریعہ تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ نیشنل ریڈیو نے 7/اکتوبر کو رات 9 بجے دورے کے حوالے سے پانچ منٹ کا پروگرام بھی نشر کیا۔ اس طرح ریڈیو کے ذریعہ بھی قریباً نصف ملین تک پیغام پہنچا۔ پھر ان کا جو ٹی وی چینل ہے اس نے بھی دورہ کے حوالے سے پانچ منٹ کی خبر دی جس میں پارلیمنٹ کا اور مسجد کی بنیاد کا ذکر کیا۔ اس کے علاوہ ملک کے نیشنل ٹی وی پر بھی خبریں نشر کی گئیں۔ اس طرح ان دونوں ٹی وی چینلز کے ذریعہ بھی ان کا خیال ہے کہ پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا تو مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو اس پرنٹ میڈیا کے ذریعہ سے ان کی اس دفعہ پہلی کوشش میں ہالینڈ میں آٹھ ملین افراد تک یہ پیغام پہنچا ہے۔

ہالینڈ میں جماعت ہالینڈ کی دوسری مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر بھی جلد مکمل کروائے۔ 60 سال کے بعد وہاں جماعت باقاعدہ مسجد بنا رہی ہے۔ سینٹر تو ہیں، ایک دو سینٹر لئے تھے مگر باقاعدہ مسجد نہیں تھی اور یہ وقت کی بڑی ضرورت تھی کہ مسجد ہوتی۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کی مجموعی تعداد 102 تھی۔ ان مہمانوں میں المیرے شہر جہاں یہ مسجد بن رہی ہے وہاں کے میئر، ججز، وکلاء، ڈاکٹرز، آرکیٹکٹس، مذہبی لیڈر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔ اس کے علاوہ البانیا، مونٹی نیگرو، کروشیا، سویڈن، سپین اور سوئٹزرلینڈ کے جو مہمان ایک دن پہلے فنکشن پہ آئے ہوئے تھے وہ بھی شامل ہو گئے۔

المیرے کے میئر صاحب نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی جو بھی باتیں مسجد کے بارے میں کی گئی ہیں، سن کر دل پر بڑا اثر ہوا ہے اور یہ پیغام جو آپ نے دیا ہے ایک پر امن فضا قائم کرنے کے لئے نہایت اثر انگیز ہے اور ہم سب کو مل کر اس کو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ مسجد کے ذریعہ امن کا یہ پیغام ضرور پھیلے گا۔

پھر وہاں کی ایک لوکل کونسل کے ممبر کونسلر ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ پیغام جو ہے تمام مکاتب فکر کے لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ ایک سیاسی پارٹی لبرل پارٹی ہے۔ اس کے لیڈر کہتے ہیں کہ لگتا ہے مستقبل میں آپ کی جماعت ہی اس دنیا میں امن کی ضامن ہے۔ پھر وہاں ایک مسلم ریڈیو بھی نیشنل مسلم ریڈیو کے نام سے چلتا ہے۔ جس روز مسجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام تھا اسی روز نیشنل مسلم ریڈیو نے ساڑھے چار منٹ کی رپورٹ المیرے مسجد کی تعمیر کے پروگرام کے بارے میں نشر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارے میں بتایا اور میرے بارے میں بھی بتایا گیا کہ مسیح موعود کے خلیفہ ہیں اور المیرے میں مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لائے ہیں۔ پھر اس رپورٹ میں وہاں مسجد (کے سنگ بنیاد) کے موقع پہ جو خطاب تھا اس کے بعض حصے بھی سنائے۔ اس کے علاوہ بھی میڈیا نے اس حوالے سے بہت ساری خبریں دیں۔

اس کے بعد جرمنی میں دو مساجد کی بنیاد رکھی۔ وہاں بھی شہر کے معززین اور پڑھا لکھا طبقہ آیا ہوا تھا۔ یہاں بھی اچھے فنکشن ہوئے۔ جماعت کا تعارف تو وہاں ہے۔ مزید بڑھا۔ ہالینڈ سے جرمنی جاتے ہوئے نورڈہارن (Nordhorn) میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ پھر وہاں ایک ٹی وی چینل نے انٹرویو بھی لیا۔ اس کی خبر بھی دی۔ ایک سابق میئر بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ فنکشن کے بعد وہ کہنے لگے کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا ہے کہ اس اتوار کو تمہیں چرچ جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہمارے لئے ضروری تھا وہ ان کے خلیفہ نے کہہ دیا ہے۔ تو اس طرح بھی بعض لوگ اظہار خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حقیقت میں بھی ان کے دل کھولے اور حقیقت میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھ کر قبول کرنے والے ہوں۔ ایک جرمن خاتون کہنے لگی کہ حقیقت میں یہ بہت اچھی تقریب تھی۔ میں اسلام کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی لیکن آج جس طرح خلیفۃ المسیح نے مجھے سمجھایا ہے مجھے اس کا صحیح علم ہوا ہے۔

پھر ایک جرمن کہتے ہیں کہ میں مذہباً کیتھولک ہوں اور آج میں نے ایک اور خوبصورت مذہب یعنی اسلام کے بارے میں سیکھا ہے۔ خلیفہ کی تقریر سے مجھے اسلام پر زیادہ تحقیق کرنے کا شوق ہوا ہے۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی حقیقت کا بتایا۔ کہتے ہیں کہ مجھے پتا چلا ہے کہ اسلام کی بنیاد محبت، آزادی اور امن پر قائم ہے۔ مجھے سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے کہا ہے کہ اسلام ہمسایوں کے حقوق پر بہت زور ڈالتا ہے۔ ایک جرمن خاتون کہتی ہیں کہ میں مذہبی نہیں ہوں اور نہ میں کسی مذہب پر ایمان رکھتی ہوں بلکہ مجھے یہ بھی نہیں پتا کہ دنیا میں ایک خلیفہ ہے لیکن آج جب میں نے اس خلیفہ کو دیکھا اور سنا ہے تو کہتی ہیں کہ اس کے بعد آج میں اسلام کے بارے میں بہترین رائے لے کر جا رہی ہوں۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں ہے بلکہ لوگوں کی خدمت کے لئے بھی ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد ہمسایوں کا خیال رکھنے کی بھی جگہ ہے۔ میں نے سیکھا ہے کہ مسجد امن پھیلانے کا مقام ہے۔ اسلام کے بارے میں تمام سوالات یا خوف جو کسی انسان کو ہو سکتے ہیں امام جماعت کے خطاب سے دور ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک مہمان جرنلسٹ کہتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا کہ اس تقریب کے بعد میں امام جماعت کا انٹرویو کروں گا۔ لیکن کہتے ہیں خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر کسی قسم کے انٹرویو کی ضرورت نہ رہی کیونکہ انسان کے ذہن میں اسلام کے بارے میں جو بھی ممکنہ خوف یا سوالات آسکتے تھے ان سب کا جواب خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں دے دیا۔

ایک خاتون نے بتایا کہ ان کے خاوند بھی ساتھ آئے ہوئے تھے لیکن انہوں نے جب انہیں کہا کہ اندر آجاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو اندر نہیں جاؤں گا۔ ان کو وہیں کار سے ڈراپ کر کے تو پارکنگ میں چلے گئے کہ یہ مسلمانوں کا فنکشن ہے اور کہتے ہیں کہ میرا دل کہتا ہے کہ یہاں آج دھماکہ ہو جانا ہے اس لئے مجھے تو اپنی جان بڑی پیاری ہے۔ تمہیں مرنا ہے تو تم جاؤ۔ میں تو نہیں جاتا۔ کہتی ہیں اب میں جا کے انہیں بتاؤں گی کہ تم نے آج کے دن کا جو ایک بہترین پروگرام تھا وہ miss کر دیا کیونکہ وہاں تو سوائے امن اور پیار اور محبت کے کچھ بھی نہیں تھا۔ تو لوگ ایسی بھی سوچ رکھتے ہیں۔ ایک جرمن خاتون بھی اس موقع پر آئی ہوئی تھیں۔ خطاب سنا اور خطاب سننے کے دوران ہر بات پر یہی کہتی رہی کہ یہ سچ ہے، سچ ہے۔ اس کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ اس پروگرام میں آئی ہوں اور آپ کے انتظامات دیکھ کر حیران ہوں۔ آپ کا جو نظام ہے اس میں ہر انسان ایک سلجھا ہوا انسان دکھائی دے رہا ہے۔

اب یہ جو لوگوں کے تاثرات ہوتے ہیں یہ ہمیں یہ یاد کرانے کے لئے بھی ہیں کہ ہمیں ہمیشہ اپنا رویّہ ایسا رکھنا چاہئے کہ سلجھے ہوئے دکھائی بھی دیں۔ یہ صرف عارضی موقعوں پہ نہیں بلکہ اپنے یہ رویّے ہمیشہ مستقل بنائیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے بڑے دکھ سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم جرمن اس سے عاری ہو چکے ہیں جو اخلاق سکھائے جاتے ہیں۔

کہتی ہیں کہ میں جو اخلاقی قدریں گھر میں اپنے بچوں کو سکھانا چاہتی ہوں انہی قدروں کے خلاف سکول میں تعلیم دی جا رہی ہے لیکن مجھے تو یہاں انسان کی حقیقی عزت دکھائی گئی ہے۔

پس یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آزادی کے نام پر بچوں کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے جو بہت کچھ ہے۔ یہاں کے رہنے والے لوگ خود ان باتوں سے بڑے پریشان ہیں۔ اس لئے اپنے بچوں کو ہمیں بھی خاص طور پر گھروں میں سمجھانا چاہئے کہ ان کی ہر بات جو ہے سچ نہیں ہے بلکہ تمہیں اسلامی قدروں کی طرف دیکھنا بہت ضروری ہے اور ان کا خیال رکھو۔

اسی طرح ایک مہمان مرد ہیں جو کہتے ہیں کہ میں یہاں آکر بہت خوش ہوں۔ کہتے ہیں عیسائیت تو مردہ مذہب ہو چکا ہے صرف اوپر اوپر سے باتیں ہیں کوئی روح نہیں ہے لیکن یہاں تو مجھے زندہ مذہب نظر آیا ہے۔

پھر جب میں نے افریقہ کا ذکر کیا کہ وہاں پانی بھی نہیں ملتا تو کہتے ہیں جب آپ نے ذکر کیا کہ افریقہ میں تو پینے کا پانی موجود نہیں تو وہاں ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھیں جب ان کو پتا لگا کہ جماعت احمدیہ افریقہ میں پینے کے لئے پانی مہیا کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے تو ایک عورت اپنے سات آٹھ سالہ بیٹے کے کان میں کہنے لگی کہ پانی کو ضائع بالکل نہیں کرنا چاہئے اور پھر اس کے ساتھ تین چار اور بچے بھی تھے ان کو انگلی کے اشارے سے کہہ رہی تھی کہ ان کی باتیں سنو تا کہ تمہیں سمجھ آئے۔

اسی طرح ایک میاں بیوی وہاں بیٹھے ہوئے تھے وہاں ایک احمدی سے پردے سے متعلق بحث شروع ہوگئی۔ انہوں نے پوچھا کہ عورتیں کیوں نہیں ہیں، صرف مرد کیوں نظر آرہے ہیں۔ عورتوں کے لئے علیحدہ مارکی کیوں ہے۔ جب انہوں نے میرا خطاب سن لیا اور پھر انہیں پردے کی روح بھی بتائی گئی کہ کیا وجہ ہے تو پھر کہنے لگیں کہ مغرب میں عورت کی آزادی صرف سطحی طور پر ہے اور یہ صحیح آزادی نہیں۔ کہتی ہیں کہ اب آپ نے پردے کا جو concept مجھے سمجھایا ہے تو اب مجھے سمجھ میں آیا ہے کہ اسی میں عورت کی شان ہے۔ پس غیروں کو اسلامی تعلیم کی سمجھ آرہی ہے۔ اس لئے ہماری عورتوں میں بھی بعض دفعہ پردے کے بارے میں جو complex ہو جاتا ہے وہ نہیں ہونا چاہئے اور ان کا اعتماد بڑھنا چاہئے نہ کہ کسی قسم کی جھینپ یا بناوٹ ہو۔

ایک خاتون اپنے خاوند کے ساتھ آئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ آج کی تقریب میں ہر چیز مجھے بہت پسند آئی۔ میں اسلام کے بارے میں بہت زیادہ تجسّس رکھتی تھی اور آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام صرف اچھائی کا ہی نام ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت کی یہ بات پسند آئی کہ ہمیں ایک دوسرے سے مل جل کر امن کے ساتھ رہنا چاہئے کیونکہ ہم سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہیں۔ ان باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہے۔ موصوفہ کے خاوند نے کہا کہ مجھے بھی بہت تجسس تھا کہ آج آپ کے خلیفہ کس قسم کی باتیں کریں گے لیکن خلیفہ کی تقریر سن کر میں یہی کہوں گا کہ میں ان کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ مجھے اب پتا چل گیا ہے کہ مساجد تو امن کے گھر ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جو بھی کہا ہے وہ امن کے متعلق ہی کہا ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈرنے کی بجائے ایک دوسرے پر اعتماد کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں اب یہ باتیں سن کر میرے اندر اس مسجد کے بارے میں کسی قسم کا کوئی خوف باقی نہیں رہا۔ پھر ایک دوست وہاں آئے

ہوئے تھے۔ کہتے ہیں میں دہریہ اور مذہب کا مخالف ہوں لیکن آپ کے خلیفہ نے آج یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے لئے برداشت کا مادہ رکھتے ہیں اور ان کے عمل سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام برداشت کا مذہب ہے۔ خلیفہ کا پیغام تھا کہ ہمیں اپنی رنجشیں اور لڑائیاں ختم کر دینی چاہئیں۔ میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ خلیفہ نے جو بھی باتیں بیان فرمائیں ان کی آج سخت ضرورت ہے۔

ایک خاتون کہتی ہیں کہ امام جماعت نے جو باتیں کیں ان کی سخت ضرورت تھی۔ آج دنیا تقسیم کا شکار ہے لیکن امام جماعت کا پیغام ایسا تھا جو ہم سب کو متحد کر سکتا ہے۔ صرف مسلمانوں کو ہی خلیفۃ المسیح کی باتیں نہیں سننی چاہئیں بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں اور تمام لوگوں کو آپ کی باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ اس سارے خطاب کو سن کے میرا اسلام کے بارے میں منفی نظریہ تبدیل ہو گیا اور بالکل مثبت ہو گیا۔

یہاں اخباروں نے بھی خبریں دیں۔ نورڈ ہورن (Nordhorn) کے ایک مقامی اخبار نے مسجد کی بنیاد کی تفصیلی خبر شائع کی اور یہ لکھا کہ حقیقی مسلمان امن اور محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرے۔ میرے خطاب کے حوالے سے باتیں کیں۔ اس کی اشاعت کافی ہے۔ ان اخباروں کے ذریعہ تین لاکھ بیس ہزار کے قریب لوگوں تک پیغام پہنچا۔

پھر مسجد صادق جو یہیں نورڈ ہورن کی ہے۔ یہاں اس کے علاقے کے ٹی وی نے اس حوالے سے دو منٹ کی خبر دی اس کو بھی کئی ملین لوگ دیکھتے ہیں۔ اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ وہاں کے جو مقامی اخبار ہیں ان اخبارات کی مجموعی اشاعت ایک لاکھ ستّر ہزار ہے اور سب سے بڑے روزنامہ بِلڈ (Bild) کے دو علاقائی ایڈیشنوں میں بھی یہ خبر شائع ہوئی اور بنیاد کے حوالے سے پہلے بھی اس میں دو دفعہ خبریں شائع ہوئیں۔ پھر نورڈ ہورن کی مسجد کی خبر ریڈیو نے بھی دی۔ تو مجموعی طور پر وہاں جو دو مسجدوں کے سنگ بنیاد رکھے گئے ان کی اخباروں میں جو اشاعت ہوئی ہے اس کے مطابق یہ چار لاکھ نوّے ہزار کی اشاعت والے اخبار تھے جن کے ذریعہ سے مسجد کی بنیاد کی یہ خبریں پہنچیں اور اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور اس کے علاوہ ٹی وی اور ریڈیو چینلز کی جو تعداد ہے کہتے ہیں کہ ان کو سننے والوں کی تعداد تو کئی ملینز میں ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس بھی سات سال پورے کر کے اپنا کورس مکمل کر کے اس دفعہ پاس ہوئی ہے۔ وہاں 16 مربیان، مبلغین تیار ہوئے ہیں اور ان کا سالانہ کانووکیشن بھی تھا۔ اصل مقصد جرمنی جانے کا تو یہی تھا۔ وہاں یہ جامعہ 2008ء میں بیت السبوح کی چھوٹی سی بلڈنگ میں چند کمروں میں شروع ہوا تھا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جامعہ کی باقاعدہ عمارت تعمیر کی ہے جس میں ساری سہولیات ہیں۔ کلاس رومز، ہالز، لائبریری، ہاسٹل وغیرہ سارا کچھ ہے اور اچھی خوبصورت بلڈنگز ہیں تو وہاں کانووکیشن تھی، ان کا فنکشن تھا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان فارغ ہونے والے مربیان کو صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق بھی عطا فرمائے اور وفا کے ساتھ اپنے وقف کو نبھانے کی توفیق بھی دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی اسباب مہیا کر دے گا تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 431-430۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

’’مَیں جانتا ہوں کہ خدا نے اس سلسلے کو قائم کیا ہے اور اس کے فضل سے اس کا نشوونما ہو رہا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کا نشوونما ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے چاہتا ہے تو وہ بیج کی طرح ہو جاتی ہے۔ جیسے قبل از وقت بیج کے نشوونما اور اس کے آثار کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اس قوم کی ترقیوں کو بھی محال اور ناممکن سمجھتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 431-430 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (جس طرح بیج کا نہیں پتا کہ اُگنا ہے کہ نہیں لیکن جب اُگتا ہے تو پھل پھول لاتا ہے اسی طرح فرمایا کہ اس قوم کی ترقیوں کو بھی لوگ پہلے یہی سمجھتے ہیں کہ پتا نہیں ہوگی کہ نہیں ہوگی)۔ پس اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب فیصلہ کرتی ہے کہ یہ ہو تو وہ کام ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ ہے اور یہ اس کی تقدیر ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت نے پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ اور یہی کچھ سلوک اللہ تعالیٰ کا ہر جگہ ہمیں جماعت کے ساتھ نظر بھی آتا ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، یہ رپورٹ جو میں نے بیان کی ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ کسی کی ذات کا یا چند انتظامیہ کے ممبران کا کمال نہیں ہے۔ اس پروگرام کو اگر کوئی کامیابی ہوئی ہے تو اللہ کے فضل سے ملی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھتے ہوئے ہم سے جو کوشش ہو سکتی ہے ہمیں کرنی چاہئے تا کہ ہم بھی اس کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم مرزا اظہر احمد صاحب کا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ 14؍اکتوبر 2015ء کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں میں سے یہ آخری بیٹے حیات تھے جن کی وفات ہو گئی۔ حضرت مصلح موعود کی طرف سے لڑکوں کی یہ نسل جو دوسری نسل تھی ان کی وفات کے بعد یہ دوسری نسل تو اب ختم (ہو گئی ہے)۔ اللہ کرے تیسری نسل اور چوتھی نسل اور آئندہ نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی ہوں۔ 17؍اکتوبر 1930ء کو یہ قادیان میں حضرت اُمِّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے قادیان سے حاصل کی۔ وہیں میٹرک کیا۔ پارٹیشن کے بعد آپ نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے آپ نے تحریک جدید میں بطور انچارج مشن کام کیا۔ اس کے بعد آپ کی تقرری 21؍اکتوبر 1961ء کو صدر انجمن احمدیہ میں بطور نائب افسر خزانہ ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا کوئی بیٹا جماعت کے مالی معاملات میں بھی معاونت کرے۔ اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ شاید اسی وجہ سے حضرت مصلح موعود نے خزانے میں ان کا تقرر فرمایا تھا۔ ساری زندگی ان کی دفتر خزانہ میں خدمت کرتے ہوئے گزری اور 1992ء میں وہاں سے ریٹائر ہوئے تھے۔ فرقان بٹالین میں بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت سے بھی بڑا گہرا تعلق تھا۔ اور میرے ماموں تھے لیکن بڑا احترام کا تعلق انہوں نے رکھا۔ پہلے جلسے پر 2003ء میں مَیں نے دیکھا کہ لوگوں کے رَش میں کھڑے تھے اور جب میرے پر ان کی نظر پڑی یا میری ان پر نظر پڑی ہے تو بڑے جذباتی انداز میں انہوں نے ہاتھ ہلایا اور ایک خالص وفا، تعلق اور خلوص ان کے چہرے سے جھلک رہا تھا۔ غریب پروری کرنے والے بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور شفقت کا سلوک فرمائے۔

1956ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کا نکاح قیصرہ خانم صاحبہ بنت خان سعید احمد خان صاحب سے پڑھا تھا۔ ان کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔ ایک داماد ان کے ربوہ میں ہی واقف زندگی ہیں اور ایک داماد ڈاکٹر عرفان یہاں لندن میں بھی رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ تاریخی بات ہے اس لئے مَیں خطبہ میں کچھ حصہ بیان بھی کر دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کے خطبہ نکاح میں فرمایا تھا کہ آج جس نکاح کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ میرے لڑکے مرزا اظہر احمد کا ہے جو خان سعید احمد خان مرحوم کی لڑکی قیصرہ خانم سے قرار پایا ہے۔ قیصرہ خانم پہلے ہی ہماری دوہری رشتہ دار تھیں لیکن اب اس نکاح کی وجہ سے ان کا ہم سے تہرہ رشتہ ہو گیا ہے۔ ان کا ایک رشتہ تو یہ ہے کہ وہ کرنل اوصاف علی خان کی پوتی ہیں اور کرنل اوصاف علی خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب کے بہنوئی اور خالہ زاد بھائی تھے۔ گویا یہ اس شخص کے بہنوئی کی پوتی ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی لڑکی کا رشتہ دیا بلکہ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں ان کے بیٹے کو آپ کی دوسری لڑکی کا رشتہ دے دیا گیا۔ دوسرا رشتہ جس کی بنا خدا تعالیٰ کے ایک الہام پر ہے یہ ہے کہ یہ خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کے بیٹے عبدالمجید خان صاحب کی نواسی ہیں اور خان محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پرانے صحابی تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ افسوس ہے کہ ہماری جماعت اپنی تاریخ کے یاد رکھنے میں نہایت سست واقع ہوئی ہے۔ شاید ہی کوئی اور قوم ایسی ہو جو اپنی تاریخ کو یاد رکھنے میں اتنی سست ہو جتنی ہماری جماعت ہے۔ عیسائیوں کو لے لو انہوں نے اپنی تاریخ کے یاد رکھنے میں اتنی سستی سے کام نہیں لیا اور مسلمانوں نے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات کو اس تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اس موضوع پر بعض کتابیں کئی کئی ہزار صفحات پر مشتمل ہیں لیکن ہماری جماعت باوجود اس کے کہ ایک علمی زمانے میں پیدا ہوئی ہے اپنی تاریخ کے یاد رکھنے میں سخت غفلت سے کام لے رہی ہے۔ پس اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ لوگوں کو توجہ دینی چاہئے۔ پہلے بھی توجہ دلائی ہوئی ہے کہ اپنی تاریخ کو، اپنی خاندانی تاریخ کو یاد رکھنے کی کوشش کریں اور جو صحابہ ہیں ان کا ذکر ہونا چاہئے۔ ان کے بارے میں لکھا جانا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے بتایا ہے کہ خان محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے اور آپ سلسلے سے اتنی محبت رکھتے تھے کہ جب وہ یکم جنوری 1904ء کو فوت ہوئے تو دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا آج مجھے الہام ہوا ہے کہ اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے۔ حاضرین مجلس نے کہا کہ حضور کے اہل بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ پھر یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے؟ آپ نے فرمایا خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں اور یہ الہام مجھے انہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں انہیں اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔ پھر ان کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا۔ بہرحال حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیت کرنا اور یہ کہنا کہ اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روحانی رنگ میں اہل بیت میں ہی شامل تھے۔ پس قیصرہ خانم کا ہم سے یہ دوسرا رشتہ ہے کہ وہ اس شخص کے ایک بیٹے کی نواسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔ (خطبات محمود جلد 3 صفحہ 678-677)

اس کی تاریخی حیثیت کی وجہ سے ہی مجھے خیال آیا اور مَیں نے یہ کچھ حصہ بیان کیا ہے۔ ان کی اہلیہ کی چند سال پہلے وفات ہوئی تھی۔ اس میں بھی مَیں نے بیان کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔

......☆......☆......☆......☆......

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ (یورپ) اکتوبر 2015

☆ آج اسلام پر حملہ قلم سے ہورہا ہے تو اسکا جواب قلم سے دیا جانا چاہئے۔ آج قلم کا جہاد ہے۔

☆ آج اصل جہاد یہ ہے کہ اپنے نفوس کو پاک کرو اور اسلام کا اصل اور حقیقی تعلیم کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤ۔ تبلیغ اسلام کرو۔ آج تلوار کا جہاد نہیں ہے کیونکہ مخالف اس ہتھیار سے اسلام پر حملہ آور نہیں ہے۔

☆ ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہم ہمت نہیں ہاریں گے۔ اگر یہ لوگ نہیں تو ان کی نسلیں اسلام قبول کریں گی اور ان کے رویے تبدیل ہوں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہماری جنریشن میں ایسا ہو۔ اگر ہماری جنریشن میں نہیں تو انشاء اللہ آئندہ جنریشن میں ہوگا اور لوگ حقیقی اسلام قبول کریں گے۔

☆ اگر امن قائم نہ ہوا تو پھر بڑی جنگ ہوگی اور بڑے زیادہ ممالک اس جنگ میں شامل ہوجائیں گے اور اس بڑی جنگ کے بعد دنیا کو سمجھ آئے گی کہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹیں اور جب یہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹیں گے تو جماعت احمدیہ کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوگی اور پھر جماعت تیزی سے پھیلے گی۔

اخبار ''DE CORRESPONDENT'' کا حضور انور سے انٹرویو

☆ عورت کا اصل کام یہ ہے کہ پڑھ لکھ کے بچوں کی صحیح تربیت کرے۔ جو اپنا علم ہے اس سے بچوں کو بھی فائدہ پہنچائے۔

☆ آپ کو اپنی سہیلیوں اور ساتھ پڑھنے والیوں کے ساتھ ایک ذاتی رابطہ رکھنا چاہئے...... بجائے اس کے کہ تبلیغی بحث شروع کریں بہتر ہے کہ پہلے ان کو امن محبت اور دیگر انسانی خدمات جو ہم دنیا میں اور خاص طور پر افریقن ممالک میں کررہے ہیں ان کے بارہ میں بتائیں۔ یہ ان کو آپ کے قریب کرے گا اور جب وہ آپ کے قریب ہوجائیں پھر دوبارہ سے تبلیغ کا دروازہ کھول لیں۔

☆ ناصرات کا سارا سلیبس پڑھو۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی آسان سی کتابیں پڑھو۔ تم نے خوابوں کے بارہ میں سوال کیا تھا حقیقۃ الوحی کے پہلے 50 صفحے پڑھ لو تو تمہیں خوابوں کی حقیقت سمجھ لگ جائے گی۔

واقفات نو بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح

☆ عمل دیکھ کر انسان مان جاتا ہے اگر آپ کے اپنے عمل ٹھیک ہیں اور اسلام کے مطابق ہیں تو یہ دوسروں کیلئے نمونہ بن سکتے ہیں۔

☆ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہے کہ جس طرح آپ نے بیان کیا تھا کہ نبوت ہوگی، خلافت ہوگی، ملوکیت ہوگی، بادشاہت ہوگی، اندھیرا زمانہ ہوگا، پھر خلافت ہوگی، وہی پوری ہورہی ہے۔

☆ ابھی تو تم اس لئے احمدی ہو کہ تمہارے ابا اماں احمدی ہیں۔ لیکن جب تم تھوڑے سے بڑے ہوجاؤ گے تو پھر تم سوچنا کہ تم کیوں احمدی ہو۔ پھر پڑھنا کہ احمدیت کیا ہے۔ پھر تمہیں احمدیت کی اچھی اچھی باتیں نظر آئیں گی اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میں کیوں احمدی ہوں۔

واقفین نو بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح

☆ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ: اسلام، حکومت اور رعایا کے خلاف جنگ کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام نے مسلمانوں کو ملکی قانون پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے۔ دو قوموں میں اختلاف کی صورت میں تیسرے فریق کو درمیان میں ڈال کر فیصلہ کروانے کا حکم ہے۔ یہ جنگ سے اجتناب کے لئے ہے۔ جنگ ناگزیر ہوجائے تو عبادت گاہوں کو محفوظ بنانے کا حکم ہے۔ اسلام میں جبر نہیں بلکہ دین کے معاملہ میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہے۔ اسلام کا حکم ہے کہ ہر حال میں انصاف کیا جائے۔

☆ معاشرہ میں امن قائم رکھنے کے لئے معاشرہ کو دی جانے والی آزادی کی بھی حدود مقرر کرنی پڑیں گی۔ گھروں میں آزادئ اظہار کی کھلی اجازت دے دی جائے تو گھروں کا امن بھی برباد ہونے لگے گا۔ گھروں میں جس طرح آداب گفتگو، اظہار اور ویلیوز کا خیال رکھا جاتا ہے، معاشرہ میں بھی ان قدروں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

☆ عراق اور شام میں لیڈر شپ کو ہٹانے کے لئے وہاں اسلحہ سپلائی کرنے والے ان ملکوں کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ آج کے حالات میں وہاں امریکہ اور روس کی براہِ راست مداخلت خطرناک نتائج کی طرف لے جائے گی۔ دنیا کو بلاکس میں تقسیم کرنے والے دنیا کی تباہی کے ذمہ دار ہوں گے۔

اخبار دِی نیشن لندن 9؍اکتوبر 2015 میں حضور کی اہم نصائح کی اشاعت

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 9؍اکتوبر 2015 کی مصروفیات

9؍اکتوبر 2015 بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ہالینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت صبح سے ہی بیت النور پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائے۔

ہالینڈ کی جماعتوں کے علاوہ ہمسایہ ممالک بیلجئم اور جرمنی سے بھی احباب جماعت اور فیملیز اپنے آقا کی اقتداء میں جمعہ ادا کرنے کیلئے بڑے لمبے سفر کرکے ہالینڈ پہنچی تھیں۔ جرمنی کے شہروں فرنکفرٹ سے آنے والے ساڑھے چار صد کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے احباب پانچ صد کلومیٹر کا لمبا سفر طے کرکے صرف جمعہ پڑھنے کیلئے آئے تھے۔ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اتنا ہی طویل سفر طے کرکے واپس گئے تھے۔ احباب جماعت کی بڑی تعداد کے پیش نظر بیت النور کے احاطہ میں مارکیز لگائی گئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے بیت النور میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر مورخہ 29؍اکتوبر 2015، شمارہ نمبر 44 میں شائع ہوچکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم 2؍اکتوبر 2015 کو ایک حادثہ میں 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں مرحوم کا ذکر خیر فرمایا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبار ''DE CORRESPONDENT'' کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ اخبار ''DE CORRESPONDENT'' کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ امن

پسند اسلام کی اس علاقہ میں کس طرح تبلیغ کرتے ہیں جب کہ جو دوسرے مسلمان گروپس ہیں وہ قرآن کریم کی آیات کی شدّت پسندی والی تشریح کرتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا صرف یہ بات نہیں ہے کہ ہم آج امن کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ہم گزشتہ 125 سال سے اسلام کی حقیقی تعلیم، امن وسلامتی کی تعلیم پہنچا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح ومہدی علیہ السلام آئے اور آپ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب اس زمانے میں تلوار کا جہاد نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس آج تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ آج اسلام کے مخالفین تلوار سے حملہ نہیں کر رہے تھے بلکہ عیسائی پادری تبلیغ کر رہے تھے اور عیسائیت کا پیغام تبلیغ کرکے پہنچا رہے تھے اور اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ جس طریق سے حملہ ہو اُسی طریق سے جواب دیا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ آج اسلام پر حملہ قلم سے ہو رہا ہے تو اسکا جواب قلم سے دیا جانا چاہئے۔ آج قلم کا جہاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلم سے ہی عیسائیوں کی تبلیغ اور ان کے پیغام کی اشاعت کا جواب دیا۔ حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ میں رہے لیکن آپ نے اپنے خلاف ہونے والے مظالم کے جواب میں کوئی دفاع نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ وہاں سال ڈیڑھ سال بعد مکہ سے مخالفین کی فوج نے آپ کے خلاف حملہ کیا تو تب آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنا دفاع کرنے کی اجازت ملی اور اللہ تعالیٰ نے دفاع کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ دفاع کرنے کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر نہ چرچ محفوظ رہتے، نہ یہودیوں کے معابد محفوظ رہتے اور نہ مساجد محفوظ ہوتیں اور نہ مندر اور دوسری عبادت گاہیں محفوظ رہتیں۔ حضور انور نے فرمایا پس یہ دفاع کی اجازت اس غرض سے دی گئی ہے تاکہ تمام مذاہب کی حفاظت ہو اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا ہم ایک چھوٹے جہاد سے ایک بڑے جہاد کی طرف واپس آئے ہیں۔ تبلیغ کے جہاد کی طرف، اسلام کا پیغام پہنچانے کے جہاد کی طرف واپس آئے ہیں۔ پس آج اصل جہاد یہ ہے کہ اپنے نفوس کو پاک کرو اور اسلام کا اصل اور حقیقی تعلیم کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤ۔ تبلیغ اسلام کرو۔ آج تلوار کا جہاد نہیں ہے کیونکہ مخالف اس ہتھیار سے اسلام پر حملہ آور نہیں ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ عراق میں 2003ء میں جو جنگ ہوئی ہے، کیا وہ اسلام کے خلاف جنگ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عراق میں امریکن اس لئے نہیں آئے تھے کہ اسلام کو ختم کریں۔ اگر ان کی یہ نیت ہوتی تو کوئی مسلمان نہ بچتا۔ لیکن جب یہ جنگ کے بعد عراق سے واپس آئے تو ملک کو مسلمان لیڈر شپ کے سپرد کیا۔ اس لئے یہ مذہبی جنگ نہیں تھی۔ یہ ایک Geo Political جنگ تھی۔ آج اس دور میں اسلام کے خلاف جنگ نہیں ہے۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ داعش، یزیدیوں کو قتل کر رہے ہیں اور اسلام کی پرانی تاریخ کے monuments گرا رہے ہیں۔ یہ جو سب لڑائیاں اور قتل وغارت ہو رہا ہے ان میں کوئی بھی مذہبی جنگ نہیں ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ لوگ قرآن کریم کی آیات کی غلط تشریح کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ لوگ قرآن کریم کی اپنی تشریح کرتے ہیں اور جہاد کی مختلف تشریح کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاد کے معنی ہیں کہ کسی اچھی چیز کے حصول کیلئے کوشش کرنا۔ قرآن کریم میں، چند آیات میں تلوار کے جہاد کی اجازت ہے اور یہ اجازت بعض شرائط کے ساتھ اور بعض خاص اصولوں کے ساتھ ہے۔ مثلاً قیدی پکڑے جائیں تو ان کو جلد آزاد کردو، جنگ میں مذہبی لیڈروں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نہ مارو، مذاہب کی عبادت گاہوں کو نہ گراؤ۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ لوگ جو جہاد کی غلط تشریح کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ لوگ اسلام کی تعلیمات کو بُھلا دیں گے۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کیلئے مسیح موعود اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا اور وہ آکر لوگوں کو حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرے گا۔ پس آپ نے جہاد کی غلط تشریحات کی اصلاح کی۔

حضور انور نے فرمایا: جو دوسرے پرانے سکالرز ہیں انہوں نے بھی قرآن کریم کی تشریحات ایک امن پسند تعلیم کے طور پر کی ہیں اور جو صحیح ہیں۔ آجکل جو دہشت گردی ہے یہ لوگ جہاد والی آیات کی تشریحات اپنے مفاد کیلئے کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: عربی زبان بڑی وسیع زبان ہے اور اس کے مختلف معانی ہیں۔ جو صحیح اور درست معانی ہیں وہ سیاق وسباق دیکھ کر کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی چند آیات ہیں جن کی غلط تشریح کی گئی ہے باقی ہمارے اور غیروں کے تراجم میں کوئی بڑا فرق نہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہمارا ترجمہ آپ پڑھ سکتے ہیں۔ آپ دوسرے علماء کو دکھائیں بغیر بتائے کہ یہ جماعت احمدیہ کا ترجمہ ہے تو وہ کہیں گے کہ یہ بڑا اچھا ترجمہ ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شدّت پسندی پیدا کرنے کی کوئی خاص وجوہات ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بعض Geo Political وجوہات ہیں۔ امریکہ کے عراق پر حملہ سے حالات بگڑنے شروع ہوئے۔ پھر اس کے بعد سیریا میں علویوں اور سنیوں کی لڑائی ہے۔ اس سے مسلمان ممالک کے حالات مزید بگڑے۔ سیریا میں بڑی تعداد سنیوں کی ہے۔ پھر بڑی طاقتوں کی ان ممالک میں مداخلت ہوئی اور مختلف گروپس کو ہتھیار سپلائی کئے گئے اور اب یہ صورتحال ان کے کنٹرول سے باہر ہوگئی ہے اور اب ان گروپس نے دنیا کے مختلف ممالک سے بہت سارے لوگ اپنے ساتھ جمع کر لئے ہیں جس سے صورتحال مزید بگڑی ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کا مطلب ہے کہ سب کچھ سیاست کی وجہ سے ہے، مذہب کی وجہ سے نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی لڑائی ہے ان کے اپنے سیاسی مفادات کی وجہ سے ہے۔ اب ان دہشت گرد گروپوں کی انکم آئل سے ہو رہی ہے۔ حکومت نے بڑی طاقتوں نے اس پر کیوں پابندی نہیں لگائی۔ یہ آئل کوئی کار، بوٹ میں تو نہیں جاتا۔ بڑے بڑے کنٹینرز میں جاتا ہے اور بڑے بڑے بحری جہاز جاتے ہیں۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ وہ کس طرح ایکسپورٹ کر رہے ہیں اور کس طرح رقم حاصل کر رہے ہیں۔ ان پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاسکتی۔

☆ جرنلسٹ نے کہا تو آپ سمجھتے ہیں کہ Islamic Rule کا سب سے بڑا مسئلہ جیو پولیٹیکل ہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل اور جب بھی انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ اسکو ہم نے ہر حال میں روکنا ہے اور اسکے خلاف کارروائی کرنی ہے تو یہ جنگ رُک سکتی ہے۔

نیز فرمایا اگر ان کی سپلائی لائن ختم کردیں۔ ان کی فنڈنگ روک دیں، ان کی آئل ایکسپورٹ ختم کردیں تو پھر سب کچھ ہوسکتا ہے۔ ان کے پاس اسلحہ کی کوئی فیکٹری تو نہیں ہے۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ خالی ہاتھ ہوجائیں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر آپ کو مسلمان لیڈرز کو نصیحت کرنے کا موقع ملے تو کیا نصیحت کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضورا نور نے فرمایا کہ جو مسلمان دنیا ہے وہ ہم کو پسند نہیں کرتی۔ میں نے سعودی عرب کے بادشاہ کو جو موجودہ بادشاہ سے پہلے تھا خط لکھا تھا۔ ایران کے سپریم لیڈر کو بھی خط لکھا تھا اور اسی طرح دوسری بڑی حکومتوں کے صدران اور وزرائے اعظم کو بھی خطوط لکھے تھے اور ان سب کو سمجھایا تھا کہ عقل سے کام لو۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر آپ سعودی عرب کی اصلاح کرسکیں تو آپ کو کیسا لگے گا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا سعودی عرب میں بھی انتہا پسند ہیں۔ وہابی ہیں اور سلفی ہیں۔ سلفی لوگ بہت زیادہ سخت اور انتہا پسند ہیں۔ وہاں کے علماء نے لوگوں کا برین واش کیا ہوا ہے۔ جب تک حکومت کی طرف سے علماء پر سختی نہ ہو تو ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اگر حکومت کافی مضبوط اور طاقتور ہو اور ان علماء پر کنٹرول کرسکے تو وہ پھر زیر زمین چلے جائیں گے یا پھر Low Profile ہوجائیں گے۔ ان کا اثر عوام پر کم ہوجائے گا۔ اب وہاں کے یہ حالات ہیں کہ ان کے اپنے لوگ بھی ان سے تنگ پڑ چکے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا ملک سعودی عرب سیکولر ملک بن سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سعودی عرب سیکولر سٹیٹ نہیں ہوسکتا۔ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز ہے وہاں پر مسلمانوں کے مراکز مکہ اور مدینہ ہیں۔ ہر آدمی وہاں جاسکتا ہے۔ اسے وہاں جانے میں کوئی روک نہیں سوائے اس شخص کے جو بتوں کی پرستش کرنے والا ہو۔ مشرک وہاں نہیں جاسکتا۔ باقی ہر شخص وہاں پر بلا کسی روک کے جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ سعودی عرب تو ان مقدس مقامات کا کسٹوڈین ہے، والی ہے۔ اگر یہ فیصلہ کرے سیکولر حکومت کا تو پھر مکہ اور مقدس مقامات کے والی ہونے کی پوزیشن تبدیل ہوسکتی ہے۔ فرمایا رعایا اس حکومت سے تنگ ہے وہ تبدیلی چاہتے ہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔ کون آگے آئے اور یہ کام کرے۔

ان کی مثال اس طرح ہے کہ چوہوں نے پروگرام بنایا کہ بلّی ہم پر حملہ کرتی ہے اور ہمیں کھا جاتی ہے۔ بلّی کے حملہ سے بچنے کیلئے یہ ترکیب کی جائے کہ بلّی کے گلے میں ایک گھنٹی باندھی جائے تو پھر جب بھی بلّی ہماری طرف آئے گی تو گھنٹی بجے گی اور ہم آواز سن کر بھاگ جائیں گے۔ ترکیب تو بنالی لیکن اب سوال پیدا ہوا کہ بلّی کے گلے میں یہ گھنٹی کون باندھے گا۔ تو یہی حال یہاں ہے۔ پلاننگ تو کرتے ہیں۔ منصوبے بناتے ہیں لیکن بات یہاں آکر ختم ہوجاتی ہے کہ ان منصوبوں پر عمل کیسے ہو۔

☆ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ پھر آپ کی بات کوئی نہیں سنتا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہم ہمت نہیں ہاریں گے۔ اگر یہ لوگ نہیں تو ان کی نسلیں اسلام قبول کریں گی اور ان کے رویے تبدیل ہوں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہماری جنریشن میں ایسا ہو۔ اگر ہماری جنریشن میں نہیں تو انشاء اللہ آئندہ جنریشن میں ہوگا اور لوگ حقیقی اسلام قبول کریں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تیونس میں کامیابی ہوئی ہے۔ وہاں کی حکومت اب اچھے رنگ میں اپنے ملک کو سنبھال رہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تیونس نے انتہاء پسندی کے خلاف سخت ردّعمل دکھایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ law and order situation کو کنٹرول کررہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود I.S اور داعش تیونس جارہے ہیں۔ دو تین ماہ قبل تیونس کے ساحلی علاقے میں ایک بڑا حملہ ہوا تھا۔

☆ اس پر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کس ملک کے بارہ میں امید ہے کہ وہ ان حالات سے محفوظ ہو؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مراکش کی پوزیشن اس وقت اچھی ہے۔ اس ملک میں زیادہ انتہاء پسند گروپس نہیں ہیں اور جو ہیں حکومت ان کے ساتھ سختی کرکے روک رہی ہے اور یہی بہتر حل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب دہشت گردی دوسرے ممالک میں بڑھتی جارہی ہے اس لئے اب روکنا مشکل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: امریکن آرمی نے حکومت سیریا سے لڑنے کے لئے رائبلز کو ٹرینڈ کیا۔ جب یہ لوگ تیار ہوگئے تو اپنے اپنے اسلحہ کے ساتھ ایک دوسرے شدّت پسند گروپ النصرۃ (AL NUSRA) میں شامل ہوگئے۔ امریکہ کو اپنی اس پالیسی سے کیا حاصل ہوا یہ غلط پالیسی تھی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا مطلب ہے کہ سیرین صدر بشار الاسد کی مدد کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر I.S کو روکنا ہے تو بھرپور حکمت عملی ہونی چاہئے اور سیرین حکومت سے تعاون کرنا ہوگا۔ سیرین صدر اسد نے کہا تھا کہ تم صدام (عراقی صدر) کی طرح مجھے ہٹا نہیں سکتے اور اب تک اس کی یہ بات صحیح ثابت ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ بڑا دشمن کون ہے۔ اسد ہے یا I.S ہے۔ دنیا کا امن کون تباہ کررہا ہے اسد کررہا ہے یا I.S کررہی ہے۔

پس جو بڑا دشمن ہے جس سے زیادہ خطرہ ہے وہ امن تباہ کرے گا اس کو ختم کرنا چاہئے۔ ہمیں سب ان حکومتوں اور تنظیموں کی حمایت کرنی چاہئے جو بڑے دشمن کے خلاف ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ کیا آپ کو امید ہے کہ مڈل ایسٹ میں امن آئے گا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر امن قائم نہ ہوا تو پھر بڑی جنگ ہوگی اور بڑے زیادہ ممالک اس جنگ میں شامل ہوجائیں گے اور اس بڑی جنگ کے بعد دنیا کو سمجھ آئے گی کہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹیں اور جب یہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹیں گے تو جماعت احمدیہ کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوگی اور پھر جماعت تیزی سے پھیلے گی۔

حضور انور نے فرمایا اگر یہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں اور حالات کو سمجھیں تو پھر جنگ سے بچ سکتے ہیں۔ دنیا اسبارہ میں سوچے کہ ہم کس تباہی کی طرف جارہے ہیں اور اس بات کو realize کرلے تو تباہی سے بچ سکتی ہے۔ لیکن مجھے ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔

یہ انٹرویو ساڑھے پانچ بجے ختم ہوا۔ آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر میں تشریف فرمارہے اور دفتری ڈاک اور رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس

بعد ازاں پروگرام کے مطابق چھ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں واقفات نو بچیوں کی کلاس کا انتظام کیا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ شمائلہ قمر نے کی۔ بعد ازاں اسکا اردو ترجمہ عزیزہ نائلہ طاہر نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ ماریہ زبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن)

اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ کنول ثمن نے پیش کیا۔

ترجمہ: ''حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔''

اس حدیث کے بعد عزیزہ صوفیہ ملاحت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''یہ زبان نہ صرف اُمّ الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آئی ہے وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو اُمّ الالسنہ ہو تا اس کو ہر یک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو اور تا وہ الہامی زبان ہونے کی وجہ سے وہ برکات اپنے اندر رکھتی ہو جو ان چیزوں میں ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں لیکن چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمدًا نہیں بنائیں بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اسی کی ذریات ہیں اس لئے یہ کچھ نامناسب نہیں تھا کہ ان زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں ہاں یہ ضروری تھا کہ اقویٰ اور اعلیٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو کیونکہ وہ اُمّ الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالیٰ کے منہ سے نکلی ہے۔''

(منن الرحمن، روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 129)

بعد ازاں عزیزہ ثوبیہ لغاری نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام۔

جمال وحسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

میں سے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ منزّہ مسعود اور عزیزہ قدسیہ باسط نے ''Syrian crisis and its historical background'' کے عنوان پر اپنی پریزنٹیشن دی۔

بعد ازاں بچیوں کے ایک گروپ نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی زبان کے قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔ اس گروپ میں درج ذیل بچیاں شامل تھیں۔

عزیزہ ہدیٰ اکمل، بریرہ فرحا خن، امتہ السبوح، سامعہ احمد، رویۃ النور، سلیمہ سلمٰی، مریم نعیم، لبینہ احمد۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جو عورتیں کام کرنا یا پڑھائی کرنا چاہتی ہیں اور ان کے بچے ہیں ان کو کیا کرنا چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی ذمہ داری تو بچوں کی پرورش ہے اور اگر بھوکی مر رہی ہیں تو پھر کام کرلو۔ وقت سے کام پہ جاؤ اور سیدھی واپس آؤ اور بچوں کو پالو اتنی ہمت ہونی چاہئے۔ اگر صرف پیسہ کمانے کے لئے کام کررہی ہو کہ فیشن کرنا ہے تو کام چھوڑ دو۔ اگر کسی پروفیشن میں ہو مثلاً میڈیکل ڈاکٹر ہو تو پھر انسانیت کی خدمت ہے ٹھیک ہے پھر اس کیلئے اپنے آپ کو ایسا adjust کرو کہ بچوں کو وقت دے سکو۔ مثلاً مجھے کئی احمدی ڈاکٹر ایسی ملی ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ تک کیلئے اپنی practice چھوڑ دی ہے اور جب بچے بڑے ہوگئے اور اپنی عمر کو پہنچ گئے تو پھر انہوں نے دوبارہ کام شروع کردیا۔ تو بہرحال عورت کا اصل کام یہ ہے کہ پڑھ لکھ کے بچوں کی صحیح تربیت کرے۔ جو اپنا علم ہے اس سے بچوں کو بھی فائدہ پہنچائے۔ باقی اگر مجبوری ہو تو اور بات ہے۔ پھر بھی زیادہ سے زیادہ وقت اپنے بچوں کو دو۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کو Almere شہر کیسا لگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم moterway سے باہر باہر گئے اور جنگل میں سے گذر کے وہاں سے ہی مسجد کی بنیاد رکھ کے واپس آگئے۔ Almere تو ہم نے دیکھا نہیں۔ ویسے جب میں پہلے المیرے گیا تھا، کونسل سے جب مسجد کیلئے پلاٹ لے رہے تھے تو اس وقت میں نے شہر دیکھا تھا۔ اچھا چھوٹا سا شہر ہے۔ کل میں نے میئر صاحب سے پوچھا تھا انہوں نے مجھے بتایا کہ دو لاکھ کی آبادی ہے اور اچھا شہر ہے۔ میئر کہہ رہا تھا کہ Almere کے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ Geert Wilders جو ہے اس کی پارٹی کو جو نو سیٹیں ملی ہیں وہ اس لئے نہیں ملیں کہ لوگ wilders کو پسند کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ دوسرے politician کے خلاف تھے اس لئے اس کو سیٹیں مل گئیں۔ اس لئے کہتے ہیں کہ فکر نہ کرو لوگ اچھے ہیں۔ جب مسجد بن جائے گی تو سب کچھ ٹھیک رہے گا۔ پھر اور بھی اظہار ہوگا پتا لگ جائے گا کیسے ہیں۔

☆ ایک بچی نے عرض کیا کہ ہالینڈ میں تبلیغ کے حوالہ سے رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اپنی سہیلیوں اور ساتھ پڑھنے والیوں کے ساتھ ایک ذاتی رابطہ رکھنا چاہئے اور پھر ان کو بتائیں کے آپ کون ہیں۔ جب ان کو پتہ چلے کے آپ ایک احمدی بچی ہیں تو ان کو آپ میں اور ایک غیر احمدی بلکہ کسی بھی غیر میں فرق محسوس ہونا چاہئے۔ اس سے ان میں تجسس پیدا ہوگا کہ آپ کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کریں تب آپ تبلیغ کے دروازہ کو کھول سکتی ہیں۔ اسی طرح آپ کو چاہئے کہ کچھ brochure یا پمفلٹ بھی اپنے ساتھ رکھیں۔ مجھے لگتا ہے کہ جب آپ سکول میں ہوں گی تو وہ کبھی بھی آپ کو پمفلٹ رکھنے کی اجازت نہ دیں گے۔ لیکن اگر اجازت ہوتی ہے تو پھر اس کے بعد آپ اپنی سہیلیوں کو وہ پمفلٹ دیں اور بتائیں کہ یہ ہمارا امن کا پمفلٹ ہے اور بتائیں کہ ہم کیسے امن اور محبت کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ تبلیغی بحث شروع کریں بہتر ہے کہ پہلے ان کو امن محبت اور دیگر انسانی خدمات جو ہم دنیا میں اور خاص طور پر افریقن ممالک میں کررہے ہیں ان کے بارہ میں بتائیں۔ یہ ان کو آپ کے قریب کرے گا اور جب وہ آپ کے قریب ہوجائیں پھر دوبارہ سے تبلیغ کا دروازہ کھول لیں۔

☆ ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ اگر ملک کا قانون اسلامی شعائر اور قوانین کے خلاف ہے تو کیا

کرنا چاہئے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ملک کا قانون اگر مذہب کے خلاف ہے اور ہمیں مذہب کی practice سے روکتا ہے اور سختی سے روکتا ہے۔ بعض غلط قسم کے قانون یہاں western ممالک میں اب اس زمانہ میں انہوں نے بنادیے ہیں ورنہ تو پاکستان میں بھی قانون احمدیوں کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم نماز نہ پڑھو، تم کلمہ نہ پڑھو، تم اپنے آپ کو مسلمان نہ کہو لیکن احمدی وہاں رہتے بھی ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں، کلمہ بھی پڑھتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ اس پر سزا بھی ملتی ہے۔ پس جو قانون تمہارے مذہب سے زبردستی روکتا ہے اس کا تم نے ردّ عمل نہیں دکھانا۔ ایسا شدید جواب نہیں دینا کہ لوگوں کی مار دھاڑ شروع کردو لیکن جو تمہارا مذہب تمہیں کہتا ہے اس کے مطابق اپنے کام کئے جاؤ۔ اگر تمہیں قانون مذہب سے روکتا ہے مثلاً قانون نمازیں پڑھنے سے روکتا ہے تو نمازیں پڑھو۔ تمہیں کلمہ پڑھنے سے روکتا ہے تم کلمہ پڑھو۔ مذہب میں کسی کو دخل نہیں ہونا چاہئے اور اگر اتنا سخت قانون ہے کہ تمہیں کہیں کہ اگر تم نے نمازیں پڑھیں تو تمہیں جیل دے دیں گے تو پھر اس ملک کو چھوڑ دو۔ اسی لئے تم لوگ پاکستان چھوڑ کے یہاں آئے ہوئے ہو۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ نماز عیدین کی تکبیرات کی کیا حکمت ہوتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھایا ہے ہم نے کرنا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو زیادہ سے زیادہ بیان کرو۔ اسی لئے تکبیرات میں بھی ’’اللہ اکبر‘‘ بڑی کثرت سے کہتے ہیں۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں سات دفعہ اور دوسری رکعت میں پانچ دفعہ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اس خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اور اسکی بڑائی بیان کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے کسی نے ایک clip بھیجا تھا کہ پاکستان میں جماعت اسلامی کے امیر صاحب عید کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر پانچ دفعہ کہنے کے بعد بجائے اس کے کہ وہ ہاتھ باندھ کے سورۃ فاتحہ پڑھتے اور بعد میں کوئی دوسری سورۃ پڑھتے، وہ وہیں سے سیدھا سجدہ میں چلے گئے۔ پیچھے سے لوگ کہہ رہے ہیں سبحان اللہ سبحان اللہ۔ وہ سجدہ میں پڑے ہیں ان کو پتا ہی نہیں لگ رہا۔ آدھے لوگ رکوع میں چلے گئے آدھے لوگ کھڑے ہوگئے۔ کچھ سجدہ میں چلے گئے۔ عجیب پریشانی پیدا ہوئی ہے۔ پھر پیچھے سے آواز آئی کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے الرکوع الرکوع۔ پھر وہ امام صاحب امیر جماعت اسلامی کھڑے ہوئے اور ایک دم رکوع میں چلے گئے۔ حالانکہ پانچ تکبیریں کہنے کے بعد ان کو ہاتھ باندھ کے پھر سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے تھی۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ کوئی بھی نماز سورۃ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ سورۃ فاتحہ تو بہرحال ہر نماز میں پڑھنی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہیں یہ بھی بتادوں کہ جب سورج کو گرہن لگتا ہے اور اس کی جو دو رکعت نماز صلوۃ الخسوف ہے۔ اس میں ہر رکعت میں دو رکوع ہوتے ہیں۔ نیت اور تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں سورۃ فاتحہ پڑھو پھر کوئی اور سورۃ پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ۔ رکوع کے بعد پھر دوبارہ کھڑے ہو اور دوبارہ سورۃ فاتحہ پڑھو اور بعد میں کوئی دوسری سورۃ پڑھو اس کے بعد پھر رکوع میں جاؤ اور پھر سمع اللہ کہہ کر کھڑے ہو اور پھر سجدہ میں جاؤ۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھو۔ ایسے حالات میں زیادہ رکوع ہونا جب سورج اور چاند گرہن لگ رہا ہو یہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کا ایک اظہار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریق سے ہمیں پڑھ کر یہ نمازیں سکھائی ہیں۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ کسی مسجد کے سنگ بنیاد میں اینٹ رکھتے ہیں تو اس کی کوئی خاص جگہ ہونی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہونی تو چاہئے۔ اب مجھے پتا نہیں کہ تمہارے لوگ خاص جگہ رکھتے ہیں کہ نہیں رکھتے۔ عموماً تو جو محراب ہوتی ہے اس میں رکھی جاتی ہے اور محراب میں ہی رکھنی چاہئے۔ اگر مجبوری ہو تو سائڈ پہ بھی رکھی جاسکتی ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم احمدی خواب پہ یقین کرتے ہیں اور خواب کی تعبیر ہوتی ہے لیکن کیسے پتا لگے گا کہ خواب کا کوئی مطلب ہے کہ نہیں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہیں کس نے کہا ہے کہ ہر خواب پہ یقین کرلو، میں تو نہیں کرتا۔ آدھی خوابیں تو ایسے ہی دل کی خواہشات ہوتی ہیں۔ اگر رات کو تم نے کھانا زیادہ کھا لیا ہے یا تاخیر سے کھایا ہے تو اُلٹی سیدھی خوابیں آتی رہیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے کہ بعض دفعہ انسان کو نزلہ ہو بڑا سخت فلو ہو ناک بند ہو اور بُرا حال ہو تو لوگوں کو یہ بھی خوابیں آتی ہیں کہ پانی میں تیر رہا تھا اور ڈوب رہا تھا۔ وہ صرف نزلہ کی وجہ سے ہوتی ہیں کوئی نہیں ڈوب رہا ہوتا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر کوئی خواب میں کسی نبی کو یا مکہ اور کعبہ کو دیکھے تو پھر کیا مطلب ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے اچھی بات ہے اچھی خواب ہے۔ لیکن مکہ اور کعبہ میں تم یہ دیکھو کہ کس طرح تم نے دیکھا ہے۔ اگر تم ایسی خواب دیکھو جس کا کوئی مطلب ہو کوئی sense بنتی ہو تو ٹھیک ہے۔ وہ اچھی بھی ہوتی ہے۔ اگر واقعی سچی خواب ہے تو اچھی بات ہے۔ بعض خوابیں اچھی ہوتی ہیں۔ کعبہ کو دیکھو یا کسی نبی کو دیکھو اور ان کا کوئی صحیح مطلب بھی ہونا چاہئے۔ اگر یہ تم دیکھو کہ نبی تمہیں آکے یہ کہہ رہا ہے کہ جس طرح بعض غیر احمدی کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سچے نہیں ہیں تو یہ جھوٹی خوابیں ہیں۔ ان کی گھڑی ہوئی خوابیں ہیں۔ میں نے بعض غیر احمدی لوگ دیکھے ہیں وہ روزانہ اُٹھتے ہیں جتنے نبیوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان کی خوابوں میں ان کا ذکر آجاتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے۔ کبھی حضرت موسیٰ کو دیکھا ہے اور کبھی حضرت عیسیٰ کو دیکھا، کبھی فلاں کو دیکھا۔ کچھ بناوٹی بھی ہوتی ہیں لیکن اگر سچی خواب ہے اور اس خواب کا کوئی مطلب ہے تو جو خواب کا سارا نظارہ ہے اس سے بھی مطلب پیدا ہوتے ہیں اور بعض دفعہ جو نام خوابوں میں نظر آرہے ہوتے ہیں ان سے بھی بعض مطلب آجاتے ہیں۔ لیکن جن کو خوابیں دیکھنے کی عادت ہی پڑ جاتی ہے ان کی آدھی سے زیادہ خوابیں بے معنی ہوتی ہیں۔ ویسے بھی psychologist کہتے ہیں کہ ہر انسان کو نارمل نیند میں پانچ خوابیں ضرور آتی ہیں۔ کچھ یاد رہ جاتی ہیں کچھ تم بھول جاتے ہو۔ اگر تو تمہیں کوئی اچھی خواب آئے اور اس کا دل پر اچھا اثر ہے تو اس کا مطلب ٹھیک ہے۔ اگر کوئی ایسی خواب ہے جس سے تمہیں خوف پیدا ہوگیا ہے پھر اس پہ غور کرلو کہ وہ واقعی سچی بھی تھی کہ نہیں یا یوں ہی بیماری کی وجہ سے خوف پیدا ہوگیا ہے یا زیادہ کھانے کی وجہ سے ایسی خواب آئی ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ تبلیغ کے وقت یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ اگر مذہب سچا ہے تو خدا مثلاً بیمار لوگوں کی مدد کیوں نہیں کرتا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان سے کہو اگر خدا نہیں ہے تو کیا بیماریاں نہیں ہوں گی؟ اللہ تعالیٰ نے تو کہا ہوا ہے۔ مذہب ہمارا سچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں جو بخار ہوتے ہیں یا جو بیماریاں ہوتی ہیں یہ بعض دفعہ تمہارے جو گناہ ہوتے ہیں ان کا اس دنیا میں علاج ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگلے جہان میں جا کے جو سزا ملنی ہے اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ بعضوں کو لمبی بیماریاں چلتی ہیں۔

ایک قانون شریعت کا ہے اور ایک لاء آف نیچر ہے۔ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہیں۔ ایک طوفان آتا ہے یا بیماریاں آتی ہیں کوئی epidemic outbrake ہوتا ہے اس میں جو نیک لوگ ہیں وہ بھی مرتے ہیں، بُرے بھی مرتے ہیں۔ لیکن اگر تمہیں خدا پر یقین ہے اور یہ یقین ہے کہ اگلے جہان میں جا کے اللہ تعالیٰ جزا بھی دیتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے تو نیک لوگ اگر فوت بھی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اور ان کو جزا ملتی ہے۔ اور جو خدا کو نہیں مانتے ان کے لئے پھر ہمارا نظریہ یہی ہے کہ سزا ملتی ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ نے کس کو بخشنا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس کو بخشنا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہے کہ ایسے حوادث کے مواقع پر اگر مقابلہ کیا جائے تو ہلاک ہونے والوں کی بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو خدا کو نہیں مانتے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام نے کہا کہ میرے لئے نشان کے طور پر طاعون plague کی بیماری آئے گی۔ اس پلیگ میں کیا ہوا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اعلان کیا کہ یہ میرے نشان کے طور پر آئے گی اور اس میں کوئی احمدی جو صحیح حقیقی احمدی ہے اس کو یہ بیماری نہیں ہوگی اور یہ نشان ظاہر ہوا کہ بہت سارے احمدیوں کو یہ بیماری ہوئی لیکن وہ اس بیماری سے فوت نہیں ہوئے جبکہ دوسرے فوت ہو رہے تھے۔ روزانہ گھروں میں جنازے اُٹھ رہے تھے۔ کہیں اگر ایک آدھ احمدی فوت بھی ہوا تو کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ اسی طرح جنگیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگوں کا نشان دیا گیا۔ کافروں سے جنگ ہوئی۔ مثلاً بدر کی جنگ میں تین سو مسلمان تھے اور دوسری طرف ہزار کافر تھے اور اسلحہ سے لیس تھے۔ کافروں کے ستر آدمی مارے گئے۔ مسلمان بھی اس میں چودہ شہید ہوئے۔ اُحد کی جنگ ہوئی تو پہلے مسلمان جیت رہے تھے پھر نقصان ہوا بہت سارے مسلمان شہید ہوئے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہوجائے۔‘‘ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10 رجولائی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کیلئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 26 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبان، قادیان

لیکن آخری نتیجہ کیا ہوا؟ جب فتح مکہ ہوئی تو مسلمان جیت گئے۔ تو یہ دیکھنا چاہئے کہ کسی بھی چیز کا آخری نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اور اگر تمہیں بعد کی زندگی پہ یقین ہے تو ہم اس بات پر قائم ہیں کہ اگر کوئی حادثہ کی موت ہوتی بھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی شہید کی موت ہوتی ہے۔ تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اس کی جزا دیتا ہے۔ باقی جو لاء آف نیچر ہے تو وہ ہر ایک کے لئے ایک طرح کا ہے۔ لیکن اگر کوئی دعا کر رہا ہے تو اس کے بچنے کے امکان زیادہ ہیں جو نہیں کر رہا اس کے مرنے کے امکان زیادہ ہیں اور اگر کوئی کسی وجہ سے مر بھی جاتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اچھی جزا دیتا ہوں۔ یہ تو تم اُسی کو ہی سمجھا سکتی ہو جو اگلے جہان کو مانتا ہے۔ تم کہنا کہ پھر جب ہم اگلے جہان جائیں گے تو وہاں ہم ملیں گے، وہاں پھر بتائیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کو قرآن کریم کی کونسی سورۃ سب سے زیادہ پسند ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم تو سارا ہی پسند ہونا چاہئے۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ وہی بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق تھے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ہر چیز اس کی بابرکت ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ پسند ہے اور یہ نہیں پسند، تو ناپسند والی بات ہی کوئی نہیں۔ لیکن کچھ مضامین ہیں جو بار بار سامنے آتے ہیں۔ اسلئے ان کو دہرایا جاتا ہے اور وہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ جماعت کیلئے بھی اور حالات کیلئے بھی۔ اس لئے میں بعض منتخبہ سورتیں پڑھتا ہوں تا کہ ان کے مضمون جو ہیں وہ سامنے آتے رہیں۔ کبھی کسی کو غور کرنے کا موقع مل جائے گا تو وہ کر لے گا۔ باقی ہر چیز کی ایک top کی صورت ہوتی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آیت الکرسی جو ہے یہ سورۃ البقرہ کی انتہا ہے۔ پھر اسی طرح آخری تین آیتوں کے بارہ میں ہے کہ یہ بھی نجات کیلئے ہیں۔ اسی طرح بہت ساری سورتیں ہیں، جیسے سورۃ الاخلاص میں اگر اللہ الصمد کا صحیح مطلب پتہ چل جائے تو یہ ہی اس کی بہت بڑی بات ہے۔ اَحد سے تو بڑی چیز الصمد ہے۔ اس لئے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور غنی کا مطلب یہ ہے کہ موت نہیں آئے گی۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے اور وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ تو الصمد میں اتنے بڑے وسیع معنی ہیں اور جو ہمیشہ رہنے والا ہے کبھی ہلاک نہیں ہوگا اور ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی کی پناہ میں آؤ اور اسی کے پاس جاؤ۔ وہ احد بھی ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا۔ اس لئے رشتہ داری والی بات کوئی نہیں ہے۔ اللہ سے صحیح لو لگاؤ۔ اسی کی پناہ تلاش کرو۔ تو نجات ہے۔ ہر سورت میں کوئی نہ کوئی ایک آیت اس کی انتہا ہوتی ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ ناصرات کیلئے قرآن کے علاوہ کونسی کتاب سب سے important ہے جو اسلام کے بارہ میں پڑھنی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا تم نے اپنا سلیبس ناصرات کا پڑھ لیا ہے؟ ناصرات کا سارا سلیبس پڑھو۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی آسان سی کتابیں پڑھو۔ تم نے خوابوں کے بارہ میں سوال کیا تھا تو اردو پڑھنی آتی ہے؟ حقیقۃ الوحی کے پہلے 50 صفحے پڑھ لو تو تمہیں خوابوں کی حقیقت سمجھ لگ جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں سات بجکر دس منٹ پر واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور کے ساتھ واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عمر مظہر نے کی اور اسکا اردو ترجمہ عزیزم کمال عباس قاضی نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم نور احمد رضا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ۔

اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم حماد اکمل نے پیش کیا

’’حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔‘‘

اس کے بعد عزیزم سید شاہ زیب احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مساجد کی اہمیت

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو، تب خدا برکت دے گا۔ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 93)

بعد ازاں عزیزم حافظ سعید الدین احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے منظوم کلام ؎

اِک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی
جو نور کی ہر مشعل ظلمات پہ وار آئی

میں سے چند اشعار پیش کئے۔

بعد ازاں عزیزم کمال احمد ملہی صاحب اور عزیزم طٰہٰ شکیل احمد نے ہالینڈ میں مساجد کے حوالہ سے ایک پریزنٹیشن پیش کی۔

عزیزم کمال احمد ملہی نے اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا: سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 1888ء میں کشفی طور پر مسجد کی دیوار پر مصلح موعود کا مبارک نام محمود دکھایا گیا تھا۔ جس میں یہ اشارہ بھی تھا کہ دورِ مصلح موعود کو تعمیر مساجد کے ساتھ گہرا تعلق ہوگا۔ چنانچہ عملاً ایسا ہی ہوا اور حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دورِ مبارک میں یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا غرض جملہ برِ اعظموں میں متعدد مسجدیں بنوائیں اور ہمیشہ ہی جماعت کو یہ نصیحت فرماتے رہے کہ ’’ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجد بنانی ہوگی۔‘‘

حافظ قدرت اللہ صاحب کا بیان

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے پہلے مبلغ سلسلہ حافظ قدرت اللہ صاحب نے مسجد ہالینڈ کے متعلق بیان فرمایا: مسجد ہالینڈ کیلئے زمین کا حصول ایک بڑا معرکہ تھا۔ ہالینڈ کے کیتھولک چرچ نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ ہیگ بلکہ ملک کے کسی گوشہ میں مسجد تعمیر نہ ہونے پائے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وطاقت کا ایسا غیبی ہاتھ دکھایا کہ چرچ کی تمام کوششیں بے نتیجہ ثابت ہوئیں اور 8 ؍جولائی 1950 بروز جمعہ ہیگ میں ایک موزوں قطعہ کی باضابطہ منظوری ہوگئی۔ چنانچہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ساتھ مل کر مسجد کیلئے ہیگ شہر میں ایک نہایت ہی خوبصورت علاقہ میں زمین خریدی۔

مسجد ہالینڈ عورتوں کے نام

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک فرمائی کہ ہالینڈ کی مسجد احمدی عورتوں کے چندہ سے تعمیر کی جائے۔ احمدی خواتین نے اپنی گذشتہ مثالی روایات کے عین مطابق اس مالی تحریک کا ایسا والہانہ اور پُر جوش خیر مقدم کیا کہ اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے تقریروں اور خطبوں میں اپنی زبانِ مبارک سے متعدد بار اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ بیان فرمایا ’’مسجد ہالینڈ ہمیشہ کیلئے عورتوں کے نام ہی رہے گی۔‘‘

مکرم غلام احمد بشیر صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں مسجد کے سنگِ بنیاد کی خوشخبری پہنچی تو حضور کو از حد مسرت ہوئی اور حضورؓ نے ایک پیغام بھجوایا جس میں فرمایا کہ

’’جزاک اللہ۔ مبارک ہو آپ کو بھی اور سب احمدی نومسلموں کو بھی۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کیلئے یہ خدمتِ عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔ سچ وہی ہے جو سر عبد القادر نے مسجد لندن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا:

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: یہ سعادت کسی طاقت سے نہیں ملتی جب تک خدا جو بخشنے والا ہے خود عطا نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو مجھے آرام سے یہاں پہنچانے کی سعادت بخشی اور اس کے بدلہ میں ان کو مسجد ہالینڈ کا سنگِ بنیاد رکھنے کی عزت بخشی۔ یہ وہ عزت ہے جو بہت بڑے بڑے لوگوں کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ ہم نئے سرے سے اسلام کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہونا کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ آج دنیا اس قدر کو نہیں جانتی۔ ایک وقت آئیگا جب ساری دنیا کے بادشاہ رشک کی نظر سے ان خدمات کو دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہالینڈ کے اکثر لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔‘‘

ہیگ مسجد کے ساتھ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خاص تعلق

ہیگ کی مسجد کے ساتھ حضرت چوہدری صاحبؓ کا ایک خاص تعلق رہا ہے۔ مسجد کی زمین کو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ پھر مسجد کے نقشہ جات کی تیاری میں بھی کچھ رہنمائی فرمائی۔ 1955ء کے ابتداء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے تحت آپؓ نے ہی اس مسجد کی بنیاد رکھی اور اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ صرف یہی نہیں بلکہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کے ماتحت مسجد کی تکمیل کے بعد بعض حالات کے پیش نظر کوئی چھ ماہ تک اس مسجد کے ایک کمرہ میں متعین تھے۔ ان دنوں مسجد میں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم ابوبکر ایوب صاحب کو آپؓ کے ساتھ رفاقت اور رہائش کی سعادت حاصل رہی اور اس عرصہ کے بعد بھی حضرت چوہدری صاحبؓ سالہا سال عالمی عدالت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ہیگ میں مقیم رہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مسجد ہالینڈ کو ایک یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ مسجد ہالینڈ میں پہلی نمازِ عید حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ؓ نے پڑھائی۔ حضرت چوہدری صاحب ؓ اس مسجد کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’ہیگ میں مسجد احمدیہ کا ہونا میرے لئے بڑی روحانی تسکین کا موجب تھا۔ یہ مسجد بفضلِ اللہ لندن کی طرح جماعت احمدیہ کی خواتین کی مالی قربانیوں کی مثالی یادگار ہے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے اور عمارت کے مکمل ہوجانے پر اس کے افتتاح کی سعادت بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی ذرہ نوازی سے مجھے نصیب ہوئی۔ میرے قیام کے عرصہ میں حافظ قدرت اللہ صاحب امام اور مولوی ابوبکر صاحب سماٹری نائب امام تھے۔ ان دونوں مخلصین کا نیک نمونہ میرے لئے مشعل راہ تھا۔‘‘

اس کے بعد عزیزم طٰہٰ شکیل احمد نے اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

مسجد مبارک ہیگ کی خصوصیت

یورپ کی مساجد میں سے لندن کی مسجد فضل کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ 1924ء میں اس مسجد کی بنیاد حضرت مصلح موعود ؓ نے خود بنفس نفیس اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ پھر دوسرے نمبر پر ہالینڈ کی مسجد کو یہ شرف حاصل ہے کہ 1955ء میں جب حضرت مصلح موعود ؓ علاج کی غرض سے یورپ تشریف لائے تو ان دنوں ہالینڈ کی مسجد زیر تعمیر تھی۔ چنانچہ جب حضور اقدس ؓ نے ان ایام میں کوئی دو ہفتہ ہالینڈ میں قیام فرمایا اور اسی دوران زیر تعمیر مسجد میں تشریف لاکر اور مسجد کے حصہ میں کھڑے ہوکر مسجد کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ قادیان کی مساجد اور مسجد فضل لندن کے بعد مسجد مبارک ہیگ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار خلفاء نے اس مسجد کو شرف بخشا۔

مسجد مبارک کو جلانے کی کوشش

8راگست 1987ء کی رات جبکہ مکرم عبد الحکیم اکمل صاحب مربی انچارج ہالینڈ مع فیملی جلسہ سالانہ انگلستان پر گئے ہوئے تھے۔ کسی بدبخت نے مسجد کی پچھلی طرف سے ایک کھڑکی توڑ کر اندر آکر تیل چھڑک کر آگ لگادی۔ شعیب اکمل صاحب جو اس وقت اوپر کی منزل میں سوئے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھ کھلی تو دھواں پھیلا ہوا تھا اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر فائر برگیڈ اور پولیس کو اطلاع دی۔ چنانچہ فوری کاروائی ہوئی۔ مسجد کی عمارت چونکہ سیمنٹ کی تھی اسلئے زیادہ نقصان نہیں ہوا البتہ کمرے سیاہ ہوگئے اور مسجد کی تزئین کے قطعات اور قالین وغیرہ جلنے کا نقصان ہوا۔

مسجد کی renovation کے موقع پر ایک ایمان افروز واقعہ پیش آیا جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بیان فرمایا: ’’1987ء کو اس مسجد کو آگ لگادی گئی اور آگ لگانے والے کا کچھ پتہ نہ چلا۔ پولیس نے اپنی طرف سے کوشش کی ہوگی مگر اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا وجوہات تھیں، جو ہم سے مخفی رکھی گئیں۔ چنانچہ جب یہ آگ لگائی گئی تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے صرف زیادہ سے زیادہ پچاس نمازی اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے تھے۔ تو بعد کے خطبہ میں میں نے جماعت ہالینڈ کو تسلی دی کہ ہم تو ہمیشہ خدا کے خاص سلوک دیکھ رہے ہیں۔ آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے دس گنا زیادہ مسجد بنانے کی توفیق بخشے گا اور پچاس نمازیوں کی بجائے پانچ سو نمازی اس مسجد میں نماز پڑھ سکیں گے۔ اب یہ بات میں بھی بھول گیا اور امیر صاحب اور جماعت کے کارندے اور عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ جنہوں نے اس مسجد میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے، وہ بھی بات بھول چکے تھے اور جس وقت وہ ڈیزائن کررہے تھے۔ مسجد کو اور ساری عمارت کو اس وقت ان کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی نہیں تھا کہ دس گنا مسجد اللہ نے گویا عملاً وعدہ فرمالیا ہے۔ بعض دفعہ وہ اپنے عاجز بندوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری فرمادیتا ہے۔ ارادہ اللہ کا ہی ہوتا ہے اس لئے وہ بات منہ سے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ان کے کسی خواب وخیال میں اس وجہ سے طبعی طور پر ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر بہت لمبی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہوگئی تو آرکیٹیکٹ صاحب نے جاکر پیمائش شروع کی تو حیران رہ گئے کہ اس بلڈنگ میں جو عمومی رقبہ کے لحاظ سے اڑھائی گنا ہے، مسجد کا حصہ دس گنا ہے اور بعینہ وہی بات پوری ہوئی ہے کہ پچاس کی بجائے پانچ سو نمازی وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں تو یہ اللہ کے کاروبار ہیں۔ یہ میں آپ کو محض اس لئے عرض کررہا ہوں کہ خدا کی حمد اور شکر بجالائیں جس حد تک بھی ممکن ہو۔ وہ جماعت سے بے انتہاء احسان کا سلوک فرماتا ہے۔‘‘

مسجد مبارک ہیگ کو اس سال 60 سال ہوگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ مسجد ہالینڈ میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانے میں بنیادی کام سرانجام دے رہی ہے۔ جہاں بھی ہالینڈ میں مساجد کا ذکر آتا ہے وہاں جماعت احمدیہ کی تعمیر شدہ مبارک مسجد کا سب سے پہلا ذکر کیا جاتا ہے۔ 2رجون 2004 کو ملک ہالینڈ کی سابق ملکہ بھی مسجد مبارک میں تشریف لائیں۔

بیت العافیت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ہالینڈ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ایک نئی مسجد ’’المیرے‘‘ میں تعمیر کررہی ہے، جس کا سنگ بنیاد ہمارے پیارے آقا نے 7راکتوبر 2015 بدھ کے روز اپنے دست مبارک سے رکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلد ہمیں اس مسجد کی تکمیل کی توفیق ملے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ ہم ہالینڈ میں media سے تعلقات قائم کرنے اور رکھنے میں اتنے کامیاب نہیں ہوئے جو شاید ہونا چاہئے تھا۔ اس کی شاید ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں کا جو اول درجہ کا media ہے وہ سنسنی اور تہلکہ خیز خبریں چاہتا اور مانگتا ہے۔ جو شاید ہم ان کو نہیں دے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں یہاں کیا کرنا چاہئے۔ وہ بیشک ہم سے اپنے لفظوں میں اس کا اظہار تو نہیں کرتے لیکن اس کا احساس ہمیں ضرور دلادیتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ یہ تو ایک بہانہ ہے کہ میڈیا سنسنی خیز خبریں چاہتا ہے۔ اگر آپ کے تعلق ہوں اور تعلق ایک دن میں نہیں بنا کرتے اور نہ ہی اس طرح تعلق بنتا ہے کہ آج ہمارا جلسہ ہے تو میڈیا کے پاس دوڑے دوڑے جاؤ اور کہہ دو کہ ہمارے جلسہ کی خبر دے دو۔ ایک پرانا تعلق چل رہا ہوتا ہے۔ اب یہاں تعلق بننا شروع ہوا ہے تو جب سے یہاں آیا ہوں تو پانچ دن سے میڈیا مجھے نہیں چھوڑ رہا۔ روز کوئی نہ کوئی انٹرویو کیلئے آجاتا ہے۔ اخبارات والے بھی آتے ہیں ٹی وی چینل بھی آتے ہیں ریڈیو چینل بھی آرہے ہیں، لوکل بھی آرہے ہیں، ریجنل بھی آرہے ہیں، religious چینل کے نمائندے بھی آرہے ہیں اور دوسرے بھی آرہے ہیں۔ تو میڈیا سے تعلق بنانے کیلئے پہلے ایک spadework بھی کرنا ہوتا ہے۔ لمبا کام کرنا پڑتا ہے تعلقات بنانے پڑتے ہیں۔ UK والے بھی پہلے یہی کہتے تھے کہ یہ سنسنی خیز خبریں چاہتا ہے اس لئے وہ نہیں آتے۔ میں نے وہاں اس کام کیلئے press cell قائم کیا ہے اور اس کو پانچ یا چھ نوجوان لڑکوں کے سپرد کردیا ہے کہ تم نے کام کرنا ہے۔ اس سال علاوہ اس کے کہ BBC نے میرا انٹرویو لیا بہت سارے لڑکوں کے انٹرویو لئے اور مربیان کے بھی لئے ہیں۔ پھر وہاں کا ایک مشہور ریڈیو سٹیشن ہے، اس نے بھی انٹرویو لیا اور بہت پسند کیا گیا ہے۔ پھر جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ BBC کا نمائندہ آیا اور انہوں نے اپنا ایک Live پروگرام وہاں جلسہ گاہ سے دیا۔ ویسے صرف ایک پروگرام صبح کا دینا تھا لیکن پھر ان کے ہیڈ آفس سے phone آیا کہ اس کے بارہ میں لوگوں کی بہت اچھی feedback آرہی ہے، دوپہر کو بھی پروگرام کرلو۔ دوپہر کو ایک اور پروگرام کیا تو پھر phone آیا کہ نہیں شام کا بھی لو۔ پھر شام کا بھی ہوا۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رستے کھولنے ہوتے ہیں، تو اس وقت کھلتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی منشاء ہوتی ہے کہ رستے کھلیں اور دنیا میں کھل رہے ہیں تو ہر ملک کو اس پر کام کرنا چاہئے۔ تو آپ نے اگر ابھی تک نہیں کیا تھا تو تعلقات بناؤ اور تعلقات مستقل ہوں۔ یہ نہیں کہ صبح آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے کہ آج ہمارا فنکشن ہے اور آج تم ہمارے پاس آجاؤ۔ تو اس طرح نہیں ہوتا۔ دوستیاں کرو تعلقات بڑھاؤ تحفے دو چھوٹے چھوٹے آرٹیکل لکھو اور کچھ نہیں تو بعض دفعہ اشتہارات بھی دینے پڑجاتے ہیں۔ اشتہار دیں پیغام تو اس طرح پہنچتا ہے بعض دفعہ پیسے بھی خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ آپ کی پبلک ریلیشن اگر زیادہ اچھی ہوگی تو پھر ٹھیک ہے نوجوانوں کی ٹیم بنانی چاہئے اور کوئی پریس کمیٹی بنانی چاہئے اس طرح کام کریں۔ ابھی تک تو جو جرنلسٹ آئے ہیں، چاہے وہ چھوٹے تھے یا بڑے تھے وہ مربی صاحب کے ساتھ آئے ہیں اور لگتا تھا کہ مربی صاحب کے ساتھ ذاتی تعلقات ہیں۔ تو آپ سب کے ذاتی تعلقات ہونے چاہئیں۔ تو پھر اس طرح میدان کھلتے ہیں۔ آپ لوگ اگر ابھی تک سوئے رہے ہیں تو جاگ جائیں۔ بلکہ جاگے ہیں تو اس جاگنے کو قائم رکھیں۔ وہاں یوکے میں بھی جب ہماری مرکزی press team نے کام شروع کیا تو UK کی اپنی press team جو سوئی ہوئی تھی وہ بھی ایسی جاگی ہے کہ ان کے کئی گنا آگے رابطے ہو گئے ہیں۔

☆ایک وقف نو نے سوال کیا کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں تو پہلے پتھر پر ہاتھ رکھ کر کونسی دعا پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو حضرت ابراہیم ؑ نے پڑھی تھی۔ یہی دعا ہمیں پڑھنی چاہئے۔

☆ایک وقف نو خادم نے سوال کیا کہ یہاں کام پر جو ہمارے colleagues ہیں تو وہ زیادہ تر تبلیغ کے حوالہ سے اتنے سنجیدہ نہیں ہوتے۔ لیکن ان میں سے ایک دوست ہے اور اس کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ وہ اس چیز کی طرف آتا ہی نہیں ہے کہ کسی مسیح موعود کی پیشگوئی ہوئی تھی یا نہیں۔ وہ احادیث کو نہیں مانتے اور اس لئے وہ اس چیز کو نہیں مانتے کہ مسیح موعود کی پیشگوئی ہوئی تھی۔ تو اس کے بارہ میں رہنمائی چاہئے تھی کہ اس کو کیسے جماعت کا تعارف کرایا جائے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ

کلام الامام

’’جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہوجاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 479)

طالب دُعا: طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کو زبردستی تو احمدی مسلمان نہیں بنا سکتے۔ بہت ساری روزانہ کی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ ان پر discussion ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ایک عمل دیکھ کر انسان مان جاتا ہے۔ تو اگر آپ کے اپنے عمل ٹھیک ہیں اور اسلام کے مطابق ہیں تو یہ دوسروں کیلئے نمونہ بن سکتے ہیں۔ پھر سنیوں میں سے بھی تو بعض احادیث کو مانتے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ سارے سنی کوئی حدیث بھی نہیں مانتے ان کے بھی مختلف فرقے ہیں۔ سنیوں کے بھی 34، 35 فرقے ہیں۔ جو main سنی اور شیعہ ہیں ان کی پھر آگے subdivision ہوتی ہے۔ باقی وہ قرآن کریم کو تو مانتے ہیں۔ سورۃ جمعہ کی آیتیں پڑھ کر بتائیں کہ پہلی پانچ آیتوں سے وہ کیا مراد لیتے ہیں۔ اگر وہ آپ کا دوست ہے تو یہ بھی دیکھیں کہ اس کا رجحان کیا ہے۔ پھر کبھی جب موقع ملے تو کسی ایک پوائنٹ پر اس سے discussion شروع کر دیں۔ بہت سارے واقعات عرب دوست اپنے لکھتے ہیں۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے کسی پوائنٹ پر بات کی تو بحث شروع ہوگئی۔ تو باتوں باتوں میں کوئی ایک پوائنٹ لے لو تو اگلا خود ہی کوئی سوال اٹھا دیتا ہے تو پھر اس کے اوپر discussion شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قرآن میں کیا لکھا ہے حدیث میں کیا لکھا ہے بلکہ یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی حالت کیا ہے۔ کیا کسی امام کی ضرورت ہے۔ کسی reformer کے آنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی امت کو کیوں چھوڑ دیا۔ ایسی امت مرحومہ کیوں بنائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لفظ استعمال کیا ہے کہ ایسی امت مرحومہ بن گئی ہے کہ بالکل ہی مرحوم ہوگئی ہو۔ اللہ سے رابطہ کچھ نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ مجھے سب سے پیارے نبی آنحضرت ﷺ ہیں اور آپ کی امت مجھے سب سے پیاری ہے۔ اس کے بعد یہ حال ہے امت کا کہ آدھی سے زیادہ امت ایک دوسرے کا سر پھاڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمان اور رحیم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا ہے۔ اس طرح کی عام باتیں جو ہوتی ہیں جو روزمرہ کی معمولی باتیں ہوں، ان باتوں میں ان کے weak points سامنے آجاتے ہیں جس پر آپ اپنا point لے سکتے ہیں۔

☆اسی خادم نے عرض کیا کہ ہماری discussion اس بات پر شروع ہوتی ہے کہ جو 73 فرقے ہیں، ان میں سے کون سچا ہے اور کون کیسا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈھٹائی کی صورتحال میں اس سوال پر تو نہ جائیں۔ اس کو چھوڑیں اور نہ اس حدیث پر جانے کی کوئی ضرورت ہے۔ یہ point ایسا ہے کہ جس پر وہ اب راضی نہیں ہوگا۔ آپ کی جو discussion ہو چکی ہے تو اپنی بات پر پکا ہو چکا ہے اور 72، 73 کی تو بات ہی آپ چھوڑ دیں۔ کونسا فرقہ جھوٹا ہے یا سچا ہے آپ اس سے کہیں تم بھی سچے ہو اور میں بھی سچا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اسلام کی ایسی حالت ہے کہ امت مسلمہ کو کسی leadership کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ایک point لیا جا سکتا ہے۔ اگر ضرورت ہے تو پھر کس کو لیڈر مانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو پیشگوئی ہے پھر سورۃ جمعہ کی پہلی پانچ آیتیں ہیں ان میں جو پیش گوئی ہے اس سے کیا مراد ہے۔ پھر نبیوں سے جو عہد لیا گیا تھا اس سے کیا مراد ہے۔ وہ تو بہت علمی باتیں ہیں شاید اس تک نہ پہنچ سکیں۔ لیکن بہر حال یہ جو عمومی چیزیں ہیں کہ اسلام کی ایسی حالت ہے اس پر مجھے تو بڑا درد ہے تم بتاؤ کہ اس کا کیا حل ہے۔ اسی سے حل پوچھیں۔ اس طرح دوستانہ ماحول میں باتیں ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ کوئی چیز ایک دم click کر جاتی ہے اور کام ہو جاتا ہے۔ باقی اگر اس نے نہیں ماننا تو زبردستی تو نہیں کی جا سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا تھا کہ کسی کو تم زبردستی مسلمان نہیں بنا سکتے۔

☆ اسی خادم نے سوال کیا کہ یہاں ہمارے مسلمان دوست، یہاں کے معاشرے میں اس طرح بہہ گئے ہیں کہ اب ان میں اپنے مذہب اور ایمان کے بارہ میں سوچنے کا شعور نہیں ہے۔ ان کو ہم کس طرح اپنی طرف لا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ اتنے پکے دوست ہیں تو ان کے لئے دعا کریں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شعور دے اور ان کو بتائیں کہ تم لوگ مسلمان ہو کیوں یہاں آ کر اپنے آپ کو اور اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ اس لئے اپنی جو روایات ہیں جو اپنے roots ہیں اپنی جڑیں ہیں ان کو ہمیشہ یاد رکھو۔

ایک واقف نو خادم نے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو خلافتِ راشدہ قائم ہوئی تھی وہ حضرت علیؓ کے بعد رُک گئی تھی تو اس کی کیا وجہ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں اکائی نہیں رہی تھی۔ وحدت نہیں رہی تھی اور فساد پیدا ہو گیا تھا منافقین کا زور ہو گیا تھا اور یہ کچھ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث ہے اسی میں یہ ذکر ہے کہ پہلے نبوت ہوگی پھر خلافت ہوگی نبوت کے منہاج پر۔ پھر بادشاہت ہوگی۔ شدت پسند بادشاہت ہوگی پھر ایک لمبا زمانہ اندھیرا زمانہ ہوگا۔ پھر دوبارہ مسیح موعود کے ظہور میں نبوت آئے گی۔ اور پھر خلافت قائم ہوگی۔ علی منہاج نبوت اور وہ اسی وقت ہونی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنا تھا۔

خلافت راشدہ صرف 30 سال رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ 30 سال ایسا عرصہ تو نہیں ہے کہ ایک بہت لمبا عرصہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ سارے نظام کو 30 سال سے آگے نہیں چلانا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مزید 30 سال کی عمر دے سکتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی 63 سال عمر تھی۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہونا اور پھر تیس سال تک رہنا اس سے اللہ تعالیٰ نے بتانا تھا کہ یہ سب کچھ ہوگا۔ اور پھر دوبارہ اسلام کا احیا ہوگا اور ان سب حالات کے باوجود جو شریعت ہے جو کتاب ہے قرآن کریم ہے وہ تو اپنی اصلی حالت میں قائم رہے گا۔ قرآن کریم کے اب تک محفوظ چلے آنے کے بڑے معجزات ہیں۔ ایک تو یہی معجزہ ہے کہ جب تک قرآن کریم پورا نازل نہیں ہوگا شریعت مکمل نہیں ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال نہیں ہوگا اور کوئی دشمن قرآن کریم کو نقصان نہیں پہنچا سکا۔ پھر قرآن کریم کو حضرت عثمانؓ نے، حضرت علیؓ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم نے محفوظ کر لیا اور اب تک اس حالت میں چلا آرہا ہے۔ پھر حفاظ پیدا ہوتے رہے اور یہ محفوظ رہا۔ مختلف حالتوں میں پرنٹ ہوتا رہا۔ پھر اس کی اصل تعلیم اور حقیقی روشنی دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ پھر آپ کے بعد خلافت کا نظام شروع ہوا۔ تو یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہے کہ جس طرح آپ نے بیان کیا تھا کہ نبوت ہوگی، خلافت ہوگی، ملوکیت ہوگی، بادشاہت ہوگی، اندھیرا زمانہ ہوگا۔ پھر خلافت ہوگی۔ وہی پوری ہو رہی ہے۔ تو اس پر اعتراض کیا ہے۔ باقی یہ کہ کیوں اتنی جلدی ختم ہوگئی تو اس کی کچھ وجوہات تھیں۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ سے جو فتنہ اُٹھا تھا اور مسلمانوں میں اکائی نہیں رہی۔ وحدت نہیں رہی تھی۔ صحابہ کو تو ہم الزام نہیں دے سکتے لیکن بہر حال فتنہ اُٹھتا رہا اور اس کی وجہ سے پھر دو گروپ بن گئے اور آپس میں لڑائیاں بھی شروع ہو گئیں۔ جب آپس میں لڑائیاں پھوٹ پڑیں تو وہیں برکت اُٹھ گئی۔ پھر Ultimately یہی ہونا تھا۔ لیکن پھر بھی الزام نہیں دے سکتے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' وہ پڑھو، اس میں ساری چیزوں کا جواب مل جائے گا۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ایک عرصہ ہوا میں نے دو تین جگہوں پر aliens کے متعلق ایک تحریر پڑھی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایلین زمین کا visit کر چکے ہیں۔ اس بارہ میں میرا سوال یہ ہے کہ اسلام ہماری اس بارہ میں کیا رہنمائی کرتا ہے کہ کسی اور مخلوق کے وجود ہیں یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مخلوق کا تعلق ہے تو مخلوق کسی اور planet میں بھی ہو سکتی ہے۔ Universe تو بے تحاشا ہیں۔ کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے زندگی رکھی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس بارہ میں لکھا ہے کہ سیاروں میں بھی زندگی ہو سکتی ہے۔ باقی رہا یہ کہ visit کر چکے ہیں، یہ تو انہوں نے کہانی science fiction کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ سائنس ناول اور فلمیں بنائی ہوئی ہیں۔ زندگی تو ہو سکتی ہے۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ ہم احمدی مسلمان کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پیدائشی احمدی ہو تمہارے ابا اماں احمدی ہوئے تھے۔ یا پہلے ان کے ابا اماں احمدی ہوئے تھے۔ تمہیں پتہ نہیں؟ تو تم اس لئے احمدی ہو یا تمہارے ابا احمدی تھے۔ یا تمہارے دادا احمدی تھے اس لئے احمدی ہو۔ تم کتنے سال کے ہو گئے ہو؟

بچے نے جواباً عرض کیا کہ چھ سال کا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی تو تم اس لئے احمدی ہو کہ تمہارے ابا اماں احمدی ہیں۔ لیکن جب تم تھوڑے سے بڑے ہو جاؤ گے تو پھر تم سوچنا کہ تم کیوں احمدی ہو۔ پھر پڑھنا کہ احمدیت کیا ہے۔ پھر تمہیں احمدیت کی اچھی اچھی باتیں نظر آئیں گی اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میں کیوں احمدی ہوں۔

☆ایک طفل نے سوال کیا کہ جب آپ مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو پودا کیوں لگاتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماحول کی خوبصورتی کے لئے پودا لگاتے ہیں کہ اسی بہانے تھوڑا سبزہ ہو جائے گا۔ greenery ہو جائے گی۔ پودا لگانا لوگ پسند کرتے ہیں۔ یہاں tree plantation ہوتی ہے۔ تم بھی اگر، اطفال الاحمدیہ وقار عمل کرے تو پودا لگاؤ تو دیکھو اخبار والے آئیں گے اور بڑے خوش ہوں گے کہ بچے پودا لگا رہے ہیں۔ ہماری یہاں سرسبزی ہو جائے گی۔ تو اس لئے لگاتے ہیں پودا کہ مسجد بھی بن رہی ہے، ساتھ درخت بھی لگ جائے تا کہ اللہ تعالیٰ اس پودے کی بھی پرورش کرے اور یہ بڑھتا رہے اور اسی طرح مسجد کی آبادی بھی بڑھتی رہے۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ میرا جامعہ احمدیہ میں جانے کا ارادہ ہے۔ تو وہاں کی پڑھائی آسان ہے یا مشکل ہے؟

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت مشکل ہے، پڑھ لوگے؟ کونسے جامعہ آنا ہے؟

اس پر خادم نے عرض کیا کہ لندن کے جامعہ میں جانا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بس پھر آجاؤ۔ وہاں پڑھائی آسان ہوجائے گی۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ سارا کچھ کرسکتا ہے تو پھر فرشتوں کی کیا ضرورت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک ٹیم بنائی ہوئی ہے۔ ان کے ذریعہ سے کام کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی، آسمان بنایا اس کے بعد بیٹھ کر نگرانی کرتا ہے۔ وہ بادشاہ ہے، وہ مالک ہے، وہ رب ہے بیٹھا ہوا ہے اور حکم دے رہا ہے کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ تو اس نے مختلف کاموں کے لئے مختلف فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ تم بھی جب افسر بن جاؤ تو کسی سیٹ پر بیٹھے ہو تو تم خود اُٹھ کے جاسکتے ہو اور الماری میں سے پیپر نکال سکتے ہو۔ لیکن تم اپنے کسی ماتحت کو کہتے ہو کہ جاؤ اور کاغذ نکال لاؤ۔ تمہارے teacher بعض کام خود اُٹھ کر کرسکتے ہیں لیکن اپنے سٹوڈنٹ کو کہتے ہیں کہ جاؤ فلاں چیز لے آؤ۔ وہ خدا تعالیٰ مالک ہے۔ جو مرضی چاہے کرے۔ اس لئے اس نے فرشتے رکھے ہوئے ہیں۔ وہ اسی طرح جس طرح سے نوکر ہوتے ہیں۔ تو سمجھو کہ وہ نوکر ہی ہیں۔

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

آج رات سات بجے ہالینڈ کے ایک نیشنل ٹی وی چینل OMROEP GELDERLAND نے اپنی نیشنل نیوز میں پانچ منٹ کی خبر نشر کی۔

اس خبر میں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر اور آپ کی خلافت کا ذکر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نن سپیٹ ہالینڈ میں آمد اور احباب جماعت کے والہانہ استقبال کا منظر دکھایا گیا۔ احباب جماعت نعرے بلند کر رہے ہیں اور بچوں کے گروپ دعائیہ نظمیں پڑھ رہے ہیں۔ حضور انور کے دورہ کے مقاصد اور بطور خلیفہ حضور انور کے مقام کے بارہ میں بتایا گیا۔

حضور انور کی زبان سے جہاد کا صحیح اور درست مفہوم بتایا گیا اور حضور انور کے انٹرویو سے خاص حصے دکھائے گئے۔

رِفیوجیز کی مدد کے حوالہ سے حضور انور کے انٹرویوز کے بعض حصے دکھائے گئے جس میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ رِفیوجیز کی مدد ضرور کی جائے لیکن چونکہ کہا جارہا ہے کہ ہر پچاس رِفیوجیز پر IS کا ایک ممبر بھی آرہا ہے۔ اس لئے مدد کے ساتھ بطور احتیاط ان کی نگرانی بھی کی جائے۔

افراد جماعت کا حضور انور سے جو اخلاص، فدائیت، محبت و پیار کا تعلق ہے اس کا بھی ذکر کیا گیا۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا تعارف کرایا گیا اور بالخصوص ''بیت النور'' کا ذکر کیا گیا۔ بار بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر دکھائی گئی۔

اس ٹی وی چینل کے ذریعہ ہالینڈ کے ایک بڑے حصہ میں پیغام پہنچا۔

نیشنل اخبار ''REFORMATORISCHE DAGBLAD'' نے اپنی ویب سائٹ پر دو مضامین انٹرنیٹ پر شائع کئے۔

ایک مضمون کا عنوان تھا ''خلیفہ: جنگ عظیم سوم شروع ہوچکی ہے'' اس مضمون میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور اس بات کا ذکر کیا گیا کہ دنیا میں bloks بن رہے ہیں جس سے عالمی جنگ کا خطرہ نظر آتا ہے۔

رِفیوجیز کے بارہ میں حضور انور کا بیان تحریر کیا گیا کہ ان کی مدد کرنی چاہئے مگر نگرانی کرنی بھی ضروری ہے کیونکہ is نے یہ اعلان کیا ہے کہ ان میں ان کے لوگ بھی شامل ہیں۔

دوسرے مضمون کا عنوان تھا

''The Caliph is welcome in the house of representatives''

اس مضمون میں خلافت احمدیہ اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس بات کا ذکر کیا گیا کہ حضور انور، ابوبکر البغدادی کے بالکل برعکس سوچتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور اس کی بنیاد بھی حضور انور قرآن کریم کو ہی بناتے ہیں۔

اخبار نے حضور انور کا یہ بیان بھی لکھا کہ میں تم کو بے شمار ایسی آیات قرآن سے نکال کر دکھا سکتا ہوں جو امن وسلامتی کی تعلیم سکھاتی ہیں۔

اس خبر میں جماعت کا تعارف دیا گیا اور بتایا گیا کہ جماعت کے خلاف دوسرے مسلمان عداوت اور مخالفت رکھتے ہیں۔

اخبار The Nation London نے اپنی 9 اکتوبر 2015 کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی۔

''دی ہیگ (نیوز نیشن) امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد جو آج کل ہالینڈ کے دورے پر ہیں نے منگل کو ہالینڈ کی پارلیمانی کمیٹی برائے امور خارجہ کی دعوت پر ہالینڈ کی پارلیمنٹ کا دورہ کیا۔ جہاں ان کے لئے خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب میں ہالینڈ کے ارکان اسمبلی کے علاوہ سویڈن، اسپین، آئرلینڈ، کروشیا اور مونٹینگرو کے ممبران اسمبلی خصوصی طور پر دی ہیگ تشریف لائے۔ ڈنمارک، اسپین اور بھارت کے سفیران کرام کے علاوہ فلپائن، کینیڈا کے سفارتی نمائندوں اور البانیہ کی مسلم کونسل کے صدر نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں ڈچ فارن افیئرز پارلیمانی کمیٹی کے صدر Harry Van Bommel نے امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ آپ ایک ایسی کمیونٹی کے لیڈر ہیں جس سے اب پوری دنیا متعارف ہے اور دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ آپ قیام امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ باہمی چپقلشوں کی وجہ سے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پورا عالم خطرات سے دوچار ہے۔ اکنامک کرائسز دنیا کے بہت سے علاقوں کو متاثر کر رہا ہے۔ بڑی طاقتوں کی بعض خواہشات، ناانصافیاں، غریب اور امیر کا فرق، ذرائع اور وسائل پر قبضہ کی جستجو نے دنیا کو تقسیم کرکے رکھ دیا ہے۔ تمام مذاہب اپنی اصل تعلیم سے دور جارہے ہیں۔ اس لئے مذہبی لیڈرشپ عملی کردار ادا کرنے سے قاصر ہے۔ مرزا مسرور احمد نے متعدد قرآنی آیات کا حوالہ دے کر معاملات کو سلجھانے، جنگوں سے احتراز برتنے اور انصاف کی بنیاد پر فیصلے کرنے کی اسلامی تعلیم کا ذکر کیا۔ دہشت گردی، فرقہ واریت کا جو ماحول مسلم ممالک میں نظر آتا ہے اس کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ 1400 سال قبل بانی اسلامؐ نے بتادیا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ اسلامی تعلیم تو موجود ہوگی لیکن اس پر عمل کرنے والے تعداد میں تھوڑے ہوں گے۔ امام مہدی آکر اسلامی تعلیم کو دلوں میں رائج کریں گے۔ جماعت احمدیہ پیار ومحبت اور عمل سے اسلامی تعلیم کو رائج کرنے میں کوشاں ہے۔ امام جماعت مرزا مسرور احمد نے کہا کہ اسلام حکومت اور رعایا کے خلاف جنگ کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام نے مسلمانوں کو ملکی قانون پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے۔ دو قوموں میں اختلاف کی صورت میں تیسرے فریق کو درمیان میں ڈال کر فیصلہ کروانے کا حکم ہے۔ یہ جنگ سے اجتناب کے لئے ہے۔ جنگ ناگزیر ہوجائے تو عبادت گاہوں کو محفوظ بنانے کا حکم ہے۔ اسلام میں جبر نہیں بلکہ دین کے معاملہ میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہے۔ اسلام کا حکم ہے کہ ہر حال میں انصاف کیا جائے۔ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ جو طاقتیں دنیا کے وسائل پر قابض ہیں ان کی طرف سے غریب ملکوں میں سرمایہ کاری یا اکنامک کوآپریشن اچھا قدم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ غریبوں کے وسائل پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے۔ فارن افیئرز پارلیمانی کمیٹی کے ارکان کی طرف سے پوچھے جانے والے سوالات کے جواب میں امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ جمہوریت کے نام پر حاصل کی جانے والی آزادی میں ویلیوز کی قدر کی جانی چاہئے۔ قانون اچھے اور بُرے میں حد فاصل مقرر کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ معاشرہ میں امن قائم رکھنے کے لئے معاشرہ کو دی جانے والی آزادی کی بھی حدود مقرر کرنی پڑیں گی۔ گھروں میں آزادی اظہار کی کھلی اجازت دے دی جائے تو گھروں کا امن بھی برباد ہونے لگے گا۔ گھروں میں جس طرح آداب گفتگو، اظہار اور ویلیوز کا خیال رکھا جاتا ہے، معاشرہ میں بھی ان قدروں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مڈل ایسٹ میں جاری خانہ جنگی سے متعلق پوچھے جانے والے سوال پر مرزا مسرور احمد نے کہا کہ عراق اور شام میں لیڈرشپ کو ہٹانے کے لئے وہاں اسلحہ سپلائی کرنے والے ان ملکوں کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ آج کے حالات میں وہاں امریکہ اور روس کی براہِ راست مداخلت خطرناک نتائج کی طرف لے جائے گی۔ دنیا کو بلاکس میں تقسیم کرنے والے دنیا کی تباہی کے ذمہ دار ہوں گے۔ مغربی ممالک میں مسلم نوجوانوں میں انتہا پسندی کے رجحان کے اسباب کے بارے میں امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ بے روزگار نوجوان نسل بے راہ روی کا شکار ہورہی ہے۔ برطانیہ میں 6 ملین نوجوان بے روزگار ہیں۔ نوجوانوں کو تعلیم سے آراستہ کرکے ان کو اپنے ملک کے لئے مفید وجود بنانا اس مسئلہ کا حل ہے۔ فارن افیئرز کمیٹی کے صدر نے امام جماعت احمدیہ، معزز مہمانان ودیگر سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مہمانوں نے امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ڈنر میں شرکت کی۔ ہالینڈ کے متعدد سیاسی رہنماؤں نے مسجد بیت المبارک میں آکر امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد سے ملاقات کی۔ اپنے قیام کے دوران مرزا مسرور احمد نے ہالینڈ کے شہر Almere میں عبادت گاہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی تیسری عبادت گاہ ہے۔''

اخبار روزنامہ جنگ لندن نے اپنی 9 اکتوبر کی اشاعت میں یہی خبر من وعن شائع کی۔

......☆......☆......☆......

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

چندہ کا بقایا کاٹ لیں۔ تو یہ ہے اخلاص و وفا جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ بدن پے کپڑے نہیں لیکن اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں۔

نومبائعین مالی قربانی میں بھی اب بہت بڑھ رہے ہیں آگے اللہ کے فضل سے۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں پر جس طرح فضل فرماتا ہے اور جس طرح قربانی کو پھل لگتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان میں اور اخلاص میں مزید ترقی ہوتی ہے اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ازبکستان کے ایک نو مبائع دوست ہیں واحدووچ صاحب وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے بیعت کی ہے اور چندہ دینا شروع کیا ہے میری آمدنی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے تیرہ سال میں مجھے اتنی آمدنی نہیں ہوئی جتنی اس سال میں ہوئی ہے اور اب مجھے اس بات کا کامل یقین ہوگیا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہی برکت ہے۔ نئے آنے والے بھی اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں عرب ملک کے ایک دوست ہیں جنہوں نے نومبر 2011ء میں بیعت کی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی اہلیہ بھی پہلے احمدی نہیں تھیں وہ بھی بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگئی ہیں اور اس سال دونوں میاں بیوی نے قریباً چودہ ہزار پاؤنڈ تحریک جدید میں ادائیگی کی ہے چندے کی جوان مقامی جماعت میں سے کسی بھی فیملی کی طرف سے کی جانے والی سب سے زیادہ بڑی قربانی ہے۔ مالی قربانی کے مردوں عورتوں اور بچوں کے بیشمار واقعات سامنے آتے ہیں۔ اس زمانے میں دنیا کی ترجیحات دنیاوی لذات اور سہولت کی طرف ہیں لیکن احمدی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔

پس دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص حضرت مسیح موعودؑ کو عطا فرما رہا ہے جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور سب تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔ اس وقت میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں مختصراً۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا اکیاسیواں سال ختم ہوا 31 راکتوبر کو اور بیاسیواں سال شروع ہوگیا اس میں داخل ہو گئے ہیں اور جو رپورٹس آئی ہیں اب تک اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں کل وصولی بانوے لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو پاؤنڈ ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی نسبت سات لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک کی پوزیشن پیش فرمائی اسکے مطابق پاکستان نمبر اول ہے اس کے بعد ابتدائی دس پوزیشن کے ممالک علی الترتیب اس طرح ہیں جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینڈا، آسٹریلیا، بھارت، مڈل ایسٹ، انڈونیشیا، میڈل ایسٹ کی اور جماعت، پھر غانا۔ اسکے بعد حضور انور نے ان ممالک کی جماعتوں اور اضلاع کی تفصیلات پیش کرنے کے بعد فرمایا انڈیا کی دس جماعتیں ہیں کیرولائی، حیدرآباد، کالی کٹ، قادیان پتھہ پیریم، کینانور ٹاؤن، اور پنگاڈی، کلکتہ، بنگلور، کرناٹک، سورو، تامل ناڈو اور قربانی کے لحاظ سے انڈیا کے دس صوبہ جات جو ہیں وہ کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک آندھرا پردیش، جموں کشمیر، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی، مہاراشٹر۔

اللہ تعالیٰ ان تمام شاملین کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور انہیں اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ: منصف کا جواب از صفحہ 2

آپ نے فرمایا کہ یہ آنا حقیقی رنگ میں قادیان کی واپسی نہیں ہے کیونکہ اس میں غلبے کی پیشگوئی ہے اور غلبے کا مطلب ہے کہ جب اہالیان قادیان جس میں تمام مذاہب کے لوگ شامل ہوں صدق دل سے آمنا و صدقنا کہہ کر ہمیں بلائیں گے تب ہی حقیقی واپسی ہوگی۔ محض قادیان کی واپسی ہی پیش نظر نہ ہو بلکہ اسلام کے قادیان میں فتح اور غلبہ کے ساتھ واپسی کی امنگ پیش نظر رہے۔

(تلخیص از خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 1992)

اب اگرچہ جو حقیقی غلبہ اور قادیان کی واپسی مقدر ہے وہ تو ظاہر نہیں ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے فرزند کو نہایت شاندار اور فاتحانہ رنگ میں قادیان واپس بھیج کر دُنیا کو دکھا دیا کہ ضرور وہ دن بھی آئے گا جب وہ اپنی اس پیاری جماعت کو حقیقی غلبہ اور حقیقی واپسی بھی عطا فرمائے گا اور اس کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ 2005ء میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کو اپنے فضل سے یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ دنیا بھر کے 70 ہزار سے زائد شمع احمدیت کے پروانوں کے جلو میں قادیان تشریف لائے۔ اگر یہ خدائی وعدوں کا ظہور نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جو مطمح نظر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو دیا تھا، کیا جماعت نے اس کو بھلا دیا؟ نہیں! ہرگز نہیں۔ جماعت کے ہر خلیفہ اور ہر فرد نے اس مطمح نظر کو اپنے پیش نظر رکھا اور آج جماعت احمدیہ اسی مطمح نظر کو لیکر ترقی کی شاہراہوں پر آگے سے آگے قدم بڑھا رہی ہے۔

مخالفین اپنی جاہلانہ مخالفت اور خرمستیوں میں غرق ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اپنے شور و غوغا سے جماعت کی ترقی کو روک دیں گے۔ انہیں معلوم نہیں کہ ان کی زمین کٹ رہی ہے۔ یہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ قادیان سے ان کے خلیفہ اور جماعت کو ہجرت کرنی پڑی پھر پاکستان سے بھی ان کی مخالفت کے نتیجہ میں ہجرت کرنی پڑی اور یہ ان کی بڑی کامیابی ہے۔ عقل کے اندھے اتنا نہیں جانتے کہ ہجرت تو الٰہی جماعتوں کی صداقت کی پہچان ہے اور ہجرت کے نتیجہ میں اُن کو عظیم فتوحات سے نوازا جاتا ہے۔

اب جماعت احمدیہ کی ہجرت پر ہی غور کر کے دیکھ لیں کہ کیا ان ہجرتوں کے نتیجہ میں جماعت تباہ و برباد ہوئی یا اور ترقی ہوئی۔ قادیان سے نکلے تو ربوہ جیسا عظیم الشان شہر بسانے کی توفیق ملی۔ ربوہ سے نکلے تو لندن میں عالمی مرکز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا جہاں سے آج خدا کا خلیفہ برحق اپنی جماعت کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی رہنمائی کر رہا ہے۔ کون سا ایسا اسلامی لیڈر ہے جس کو یوروپین ممالک اپنی پارلیمنٹ میں امن وسلامتی کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ آج دنیا بھر کے ترقی یافتہ ممالک سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ملک میں بلا کر اپنی پارلیمنٹ میں آپ سے خطاب کرواتے ہیں اور امن وسلامتی کے حوالے سے آپ سے رہنمائی لیتے ہیں۔

مخالفین اپنی جاہلانہ مخالفت میں مست ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ چاروں طرف سے انہیں گھیر رہا ہے اور ان کی زمین کٹ رہی ہے اور جماعت کو عطا ہو رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب خلافت احمدیہ کے زیر سایہ ساری دنیا امن و سکون و راحت حاصل کرے گی اور ساری دنیا میں خلافت احمدیہ کے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اُونچے سے اُونچا لہرانے لگے گا۔ انشاء اللہ

(جاری)

تنویر احمد ناصر

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
شعبہ نورالاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
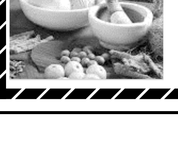
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ توبہ سے اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے اور اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2/اکتوبر 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے کون سی آیت پڑھی؟

جواب حضور انور نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرۃ:156۔157) ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ ان لوگوں کو جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اُسی کی طرف لَوٹ کر جانے والے ہیں۔

سوال ان آیات میں مومنین کی کن خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان آیات میں مومنوں کی ان خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے جو وہ مشکلات اور مصائب یا کسی بھی قسم کے نقصان کے ہونے پر دکھاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مومن کا اسی وقت پتا چلتا ہے جب وہ ان خصوصیات کا حامل بنے۔ مومنین کو کبھی تو ذاتی طور پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی جماعتی طور پر نقصان ہوتا ہے لیکن حقیقی مومن ہر طرح کے نقصان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہو کر نکلتا ہے اور اسے نکلنا چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان آیات کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی تشریح میں فرماتے ہیں: مصیبتوں کو بُرا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مومن نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ’’یہی تکالیف جب رسولوں پر آتی ہیں تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہیں اور جب یہی تکالیف بدوں پر آتی ہیں تو ان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ غرض مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہئے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے‘‘۔ فرمایا ’’مومن کو مصیبت کے وقت میں غمگین نہیں ہونا چاہئے۔ وہ نبی سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ مومن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی جس سے اس کو ہزارہا قسم کی لذّت نہیں پہنچتی۔

سوال مومن کی زندگی کے کتنے حصے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی زندگی کے دو حصے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی زندگی کے دو حصّے کرتا ہے جو صبر کے معنی سمجھ لیتے ہیں۔ اوّل جب وہ دعا کرتا ہے (یعنی صبر کرنے والا) تو خدا تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمنون:61) اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:187)۔ دوم بعض دفعہ اللہ تعالیٰ مومن کی دعا کو بعض مصلحت کی وجہ سے قبول نہیں کرتا تو اس وقت مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ تنزل کے طور پر کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے دوست کا واسطہ رکھتا ہے۔

سوال توبہ کے ثمرات کے حصول کیلئے کس بات کی از حد ضرورت ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ توبہ سے اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ اور اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو۔ دیکھو جب مالی بوٹا لگاتا ہے پھر اس کو پانی دیتا ہے اور اس سے اس کی تکمیل کرتا ہے اسی طرح ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی از حد ضرورت ہے۔ اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہو جائیں گے اور وہ خائب و خاسر رہ جائیں گے۔

سوال جو لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا، اس بات کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں۔ اصل میں وہ نادان اس قانون الٰہی سے ناآشنا محض ہوتے ہیں۔ جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہوگا وہ خوب اس قاعدہ سے آگاہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ماننے لینے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں انہی کو مان لینا ایمان ہے۔ تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقررہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو۔

سوال انسان کے واسطے ترقی کرنے کے کتنے طریق ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: انسان کے واسطے ترقی کرنے کے دو ہی طریق ہیں۔ اوّل تو انسان تشریعی احکام یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ تکالیف شرعیہ کی پابندی سے جو کہ خدا کے حکم کے موجب خود بجالا کر کرتا ہے مگر یہ امور چونکہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتے ہیں اس لئے کبھی ان میں سستی اور تساہل بھی کر بیٹھتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے انسانی تکمیل کے واسطے ایک دوسری راہ رکھ دی اور فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرۃ:156-157)۔ ہم آزماتے رہیں گے تم کو کبھی کسی قدر خوف بھیج کر، کبھی فاقہ سے، کبھی مال، جان اور پھلوں پر نقصان وارد کرنے سے۔ مگر ان مصائب شدائد اور فقر و فاقہ پر صبر کر کے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے والے کو بشارت دے دو کہ ان کے واسطے بڑے بڑے اجر، خدا کی رحمتیں اور اس کے خاص انعامات مقرر ہیں۔

سوال مسجد بیت الفتوح میں آگ لگنے کے حوالہ سے پریس کے نمائندے کو کیا جواب ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب یہ واقعہ ہو رہا تھا ایک پریس کا نمائندہ یہاں آیا اور ہمارے سیکرٹری اشاعت سے باہر سڑک پر کھڑے ہو کے انٹرویو لینے لگا۔ اندر آنے کی تو اجازت نہیں تھی۔ اس نے اس سے یہ سوال کیا کہ آپ کے ہمسایوں سے کیسے تعلقات ہیں اور ان کے کیا تأثرات ہیں؟ ابھی یہ سوال کر رہا تھا کہ اسی دوران ایک کار آ کے رکی اور اس میں سے ایک انگریز خاتون اتریں اور قریب آ کر یہ کہا کہ میں آپ کی ہمسائی ہوں۔ یہیں مسجد کے ساتھ ہی رہتی ہوں اور پھر اپنی مدد کی پیشکش کی۔ اسی طرح بہت سے اور لوگ آئے، چرچ کے نمائندے آئے، تو بہرحال ہمسایوں کے یہ تاثرات براہ راست سن کر وہ نمائندہ کہنے لگا کہ مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے۔

سوال حضور انور نے آگ لگنے پر مسلمانوں کے رویّے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض مسلمانوں کا یہ رویّہ کہ خوشی منا رہے ہیں اور سبحان اللہ پڑھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آج یہ سبحان اللہ استہزاء کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکانے کے لئے پڑھ رہے ہیں تو پڑھیں لیکن انشاء اللہ جلد ہی اس سے بہتر اور خوبصورت تعمیر کر کے ہم حقیقی سبحان اللہ پڑھیں گے اور ماشاء اللہ بھی پڑھیں گے۔ بہت سے لوگ آگ لگنے پر خوش ہیں لیکن پھر اس بارے میں افسوس کرنے لگ گئے کہ ان کی مسجد کیوں نہیں جلی، ان کا اتنا تھوڑا نقصان کیوں ہوا ہے، اس سے بہت زیادہ نقصان ہونا چاہئے تھا۔ گویا جو ظاہری آگ ہمارے خلاف بھڑکائی تھی وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کو جلا رہی ہے حسد کی صورت میں، کینہ کی صورت میں، بُغض کی صورت میں۔

سوال مسجد بیت الفتوح کے حادثہ پر جماعت احمدیہ کے بچوں نے کیا نمونہ دکھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بچوں نے خاص طور پر اس کے لئے چندہ دینا شروع کیا ہوا ہے۔ بغیر کہے خود بچے اپنی جو بگھیاں ہیں وہ پیش کر رہے ہیں بلکہ سالم بگھیاں ہی بھیج دی ہیں جن میں جتنے سکّے جمع تھے سب دے دیئے۔ سات آٹھ سال کی ایک بچی نے اپنے باپ کو کہا جب اس نے تفصیل پوچھی کہ ان ہالوں میں تو ہم جا کے کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ کھیلتے بھی تھے، فنکشن بھی کرتے تھے تو ہمیں اس کو دوبارہ بنانے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ اس لئے میرے پاس جو پیسے جمع ہیں مَیں دیتی ہوں اور اپنی بگھی اٹھا کر لے آئی۔ یہ بچی کے جذبات ہیں۔ پس جب قوم کے بچے بھی ایسا عزم رکھتے ہوں تو پھر ان کو کون مایوس کر سکتا ہے، یہ معمولی نقصان کیا کہہ سکتے ہیں۔

سوال حضور انور نے حاسدوں کے حسد سے بچنے کیلئے کن دعاؤں کے پڑھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حاسدوں کے حسد تو اور بڑھیں گے اس لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ کی دعا اور اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ کی دعا پڑھیں اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ کی دعا پڑھنی چاہئے۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح

☆ خاکسار کی دختر مسماۃ عزیزہ شازیہ تسنیم کا نکاح مکرم کنور طارق احمد صاحب ولد مکرم شرافت علی صاحب آف سبھاس نگر آگرہ کے ساتھ دو لاکھ چونسٹھ ہزار روپئے حق مہر پر مورخہ 16/اکتوبر 2015 کو مسجد مبارک میں مکرم عنایت اللہ صاحب نے پڑھایا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخوست ہے۔

(شمیم اختر، کلال باغان، دھنباد جھارکھنڈ)

دعائے مغفرت

☆ افسوس مکرم منظور احمد صاحب ولد مکرم محمد قاسم صاحب آف حیدر آباد، دکن مورخہ 5/اکتوبر 2015 کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مرحوم میں دعوت الی اللہ کا جذبہ نمایاں تھا۔ ہر ملاقات کرنے والے غیر احمدی شخص کو احمدیت کا پیغام ضرور پہنچاتے تھے۔ خلافت اور قادیان سے بے حد محبت تھی۔ واقفین زندگی کی بہت قدر کرتے تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جب تک صحت رہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مرکز کی جماعتی تقاریب، اجتماع و جلسہ سالانہ میں قادیان آتے رہے۔ مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ و تین بیٹے و چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

(راشد حسین قادیان، داماد مکرم منظور احمد صاحب مرحوم)

ایمان کی وہ دولت جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو عطا فرمائی ہے اس کو تمام بنی نوع انسان تک پھیلانے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصاراللہ بھارت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن

z-04-06-15

پیارے ممبران مجلس انصاراللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت ڈائمنڈ جوبلی کے موقعہ پر مختلف تقریبات کا انعقاد کر رہی ہے اور اس کے لئے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو انہیں ماننے کی توفیق ملی۔ ایمان تبھی ترقی کرتا ہے جب کسی سلسلہ کے مریدین کی جماعت اپنے روحانی پیشوا کی تعلیمات پر عمل کرنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں سے ایک خدمت دین کے کاموں میں حصہ لینے کی نصیحت بھی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں :

جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔

فرمایا: ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 215 جدید ایڈیشن)

اس لئے پہلی نصیحت تو یہی ہے کہ انصارِ دین بنیں۔ جو خدمت آپ کے سپرد کی جائے اس کو خدا کا فضل سمجھیں اور اسے بہترین رنگ میں بجالانے کی کوشش کریں۔ سلسلہ کے کاموں سے آپ کو قلبی اطمینان نصیب ہوگا۔ آپ کی روحانی ترقی کے سامان ہوں گے اور آپ کے نمونہ کو دیکھ کر آپ کی اولاد کو بھی نیک کاموں کو بجالانے کی ترغیب ملے گی اور ان کے اندر خدمت دین کا شوق اور جذبہ پیدا ہوگا۔

اسی طرح تبلیغ کا کام بہت اہم اور وسیع کام ہے۔ چند رابطے بنا کر مطمئن ہو جانا اور کچھ لوگوں تک فولڈرز تقسیم کر لینا ہی کافی نہیں ہے۔ اپنے رابطے بڑھائیں۔ لوگوں کو جماعتی کتب ، ویب سائٹ اور ایم ٹی اے سے متعارف کرائیں۔ ہمارا کام ساری دنیا تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور عقائد کی نشر و اشاعت کرنا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306، 307)

پس ایمان کی وہ دولت جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو عطا فرمائی ہے اس کو تمام بنی نوع انسان تک پھیلانے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھیں اور احمدیت کا پیغام فعال رنگ میں پھیلانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر پروگرام بنائیں۔

پھر ایک اور ضروری نصیحت یہ ہے کہ اپنی نسلوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اس زمانہ میں جو ٹی وی، انٹرنیٹ، فون وغیرہ نئی سے نئی ایجادات ہوئی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے فوائد بھی ہیں اور ان سے علمی ترقی بھی ہوئی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان چیزوں نے لوگوں کی مصروفیات اور رجحانات کو یکسر تبدیل کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وقت کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کی سرگرمیوں اور مصروفیات پر نظر رکھیں اور انہیں پیار سے سمجھاتے رہیں انہیں دینی تعلیمات کے تابع رہ کر زندگی بسر کرنے کی نصیحت کرتے رہیں۔ انصار چونکہ گھروں کے سربراہ ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے جہاں خود کو دینی تعلیمات کا پابند بنانا ہے وہاں اپنے اہل و عیال سے بھی ان تعلیمات پر عمل کروانا ہے۔ نیک نمونہ کا وعظ و نصیحت کی نسبت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ آپ کو نمازوں میں باقاعدگی اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ کرنی ہوگی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کو اپنا روزمرہ کا معمول بنانا ہوگا۔ خود کو خلافت سے چمٹائے رکھنا اور اس کی برکات اور اہمیت کو وقتاً فوقتاً اپنے اہل و عیال پر واضح کرتے رہنا ہوگا۔ اس زمانے میں ایم ٹی اے خدا تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر میرے خطبات اور تقاریر اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام دیکھا کریں۔ اسی طرح انہیں دینی خدمت کے کاموں میں مصروف کریں اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا...... لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں۔ مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو۔ اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے۔ اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اُمید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان: ۷۵) یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے اور یہ تب میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ (وظات جلد اول۔ صفحہ 562، 563)

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے اور آپ کے ڈائمنڈ جوبلی کے تمام پروگراموں کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر7661: میں بدر مجید ولد مکرم سعید احمد سولیجہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن بوکتاپور، عادل آباد صوبہ تیلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک دکان 90 گز زمین پر مشترکہ، ایک زمین پلاٹ 30x40 فٹ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عرفان احمد خان العبد: بدر مجید گواہ: شیخ نور احمد میاں

مسل نمبر 7662: میں عرفان احمد خان ولد مکرم ظہیر احمد خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر 7-2-23/4 بوکتاپور، عادل آباد صوبہ تلینگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔آبائی مکان 6 کمروں پر مشتمل خسرہ نمبر 22۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,333 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق العبد: عرفان احمد خان گواہ: شیخ نور احمد میاں

مسل نمبر7663: میں شیخ حسین ولد مکرم شیخ کمال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن کیپٹین بنجارا، ڈاکخانہ موچرلا، ضلع کھمم صوبہ تیلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3راپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فہیم الدین العبد: شیخ حسین گواہ: سید کریم

مسل نمبر7664: میں محمد صوفی ولد مکرم مصطفیٰ حسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 63 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن پین گونڈہ، ویسٹ گوداوری بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مدینہ پاشا العبد: محمد صوفی گواہ: مکرم محمد حانی سدھیر کمار احمدی

مسل نمبر7665: میں محمد حانی سدھیر کمار ولد مکرم محمد عنایت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن نرساپورم، ویسٹ گوداوری بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مدینہ باشا العبد: محمد حانی سدھیر کمار گواہ: محمد صوفی

مسل نمبر7666: میں رضوان سلیم ولد مکرم لکھ میا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 2011 ساکن palem medinarao ڈاکخانہ denduluriu(md) ضلع ویسٹ گوداوری بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18رمارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔آبائی زمین جو مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق العبد: رضوان سلیم گواہ: کے ٹی محمد علی

مسل نمبر7667: میں شیخ ظریفہ بانو زوجہ مکرم شیخ شریف صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 33 سال تاریخ بیعت 2008 ساکن چنادا ضلع سریکاکولم صوبہ اندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار ایک عدد 8 گرام، کان کا رنگ دو عدد 4 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام (22 کیرٹ)، زیور نقرئی: پازیب چار عدد 4 تولہ، حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عظمت اللہ خان الامۃ: شیخ ظریفہ بانو گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر7668: میں امۃ الکلیم زوجہ مکرم فہیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ہاؤس نمبر 7-3-74/2 دوارکا نگر ضلع کھمم صوبہ تیلنگانہ، مستقل پتہ: 18-2-888/10/175 جی ایم کالونی، فلک نما، حیدرآباد، تیلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3راپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار ایک عدد 2 تولہ، چین ایک عدد آدھا تولہ، بالیاں دو عدد آدھا تولہ (22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: پازیب 5 تولہ۔ حق مہر -/15000 روپئے۔ زیور طلائی: بالیاں دو عدد 2 ماشہ، انگوٹھی ایک عدد 3 ماشہ، نیکلیس ایک عدد 1.5 تولہ (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: امۃ الکلیم گواہ: سید کریم

مسل نمبر7669: میں منشہ بیگم زوجہ سید کریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1996 موجودہ پتہ: تلاڑہ ڈاکخانہ تلاڑہ ضلع کھمم صوبہ تیلنگانہ، مستقل پتہ: کپتان بنجارہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3راپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد نیکلیس 16 گرام، کان کی بالی 4 عدد 5.5 گرام، انگوٹھی دو عدد 3 گرام، ایک عدد ہار 4 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 2 عدد 35 گرام، حق مہر -/18000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فہیم الدین الامۃ: منشہ بیگم گواہ: شیخ حسین

جماعتی رپورٹیں

نرگاؤں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جماعت احمدیہ نرگاؤں اُڈیشہ میں مورخہ 4/ اکتوبر 2015 کو مجلس اطفال الاحمدیہ کی جانب سے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ بعد نماز فجر اطفال الاحمدیہ نے وقار عمل کیا۔ نماز مغرب کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ جس کی صدارت صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم میر آفاق علی نے کی اور اس کا ترجمہ بزبان اُڑیہ عزیزم صداقت علی نے پیش کیا۔ نظم عزیزم میر آفاق علی نے پڑھی۔ اس کے بعد گیارہ بچوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کے موضوع پر تقریریں کیں۔ اس جلسہ کا علاقہ کے غیر احمدی وہندو احباب پر بھی بہت اچھا اثر ہوا اور انہوں نے بچوں کی اس کاوش کو خوب سراہا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سبحان علی، معلم جماعت احمدیہ نرگاؤں اُڈیشہ)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی وتربیتی مساعی

☆ یوم تبلیغ: جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 20 ستمبر 2015 کو یوم تبلیغ منایا گیا۔ اس مناسبت سے جوبلی ہال، فلک نما مسجد اور مسجد سعید آباد میں باجماعت نماز تہجد پڑھی گئی۔ نماز فجر کے بعد تبلیغ کی اہمیت وغرض وغایت کے متعلق درس ہوا۔ بعد ازاں خدام، انصار اور اطفال نے اپنے اپنے حلقے میں جماعتی لیف لیٹس تقسیم کئے۔ بعد نماز عصر مسجد حمد سعید آباد میں جلسہ یوم تبلیغ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم منوہر جوشی صاحب جو عیسائی سے احمدی ہوئے ہیں، مکرم سید فرحان صاحب اور مکرم عبدالرؤف صاحب نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ مکرم سید عادل احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ حیدرآباد نے تبلیغ کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے تبلیغ کے حوالے سے آنحضرتؐ کی زندگی کے واقعات بیان کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ تربیتی کلاس: مورخہ 14/ اکتوبر 2015 کو بعد نماز فجر انصار، خدام اور اطفال کی ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی روز صبح گیارہ بجے حلقہ بی بی بازار میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیراز احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم سجیل احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مکرم الیاس احمد صاحب نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی دن بعد نماز عصر حلقہ سعید آباد میں واقفین نو بچوں کی کلاس لی گئی جس میں واقفین نو بچوں کا تعلیمی جائزہ لیا گیا اور نصاب کے مطابق سبق دیا گیا۔

☆ پیس سیمپوزیم کا انعقاد: مورخہ 12/ اکتوبر 2015 بروز جمعہ میری گولڈ فائیو سٹار ہوٹل میں مکرم سیٹھ سہیل صاحب کی زیر صدارت ایک پیس سیمپوزیم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اکبر خان صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ جس کے بعد مکرم سید عادل خان صاحب نے انگریزی اور مکرم شبیر یعقوب صاحب نے تیلگو زبان میں احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس موقعہ پر حاضرین کو جماعت احمدیہ کی خدمات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری فلم بھی دکھائی گئی۔ جس کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ بعد ازاں امیر صاحب حیدرآباد نے امن کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے نمائندوں نے بھی اپنے اپنے مذہب سے امن کی تعلیم پیش کی۔ اس موقعہ پر علاقہ کے بی جے پی کے صدر کرشن ریڈی صاحب نے اپنے خطاب میں جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے پیس سیمپوزیم کے حوالے سے کہا کہ آج تک میں نے ایسا پروگرام نہیں دیکھا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پیس سیمپوزیم کا اختتام ہوا۔ تقریب کے اختتام پر تمام معززین کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جماعت احمدیہ وڈمان میں تربیتی اجلاس

☆ جماعت احمدیہ وڈمان میں مورخہ 14/ اگست 2015 کو بعد نماز مغرب مکرم مسعود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وڈمان کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم محمد قدیر احمد نے کی۔ نظم مکرم ضمیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے اسلامی اخلاق اور مکرم مسعود احمد صاحب صدر اجلاس نے تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، معلم سلسلہ وڈمان)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18/ اکتوبر 2015 کو بیت السبوح (جرمنی) میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالغنی قیصر صاحب

(جماعت Mannheim)

آپ 13/ اکتوبر 2015 کو انتڑیوں کے کینسر کی بیماری سے 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1989 میں اپنی اہلیہ کے ساتھ جرمنی آئے تھے۔ پاکستان میں بطور ڈاکٹر کبھی امیر اور غریب مریضوں میں امتیاز نہیں کیا بلکہ بسا اوقات غریب مریضوں کا علاج مفت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنی بیماری کا عرصہ نہایت صبر کے ساتھ گزارا اور اس دوران بھی اپنی پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں بعمر 22 اور 20 سال شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد ناصر صاحب

(معلم سلسلہ احمدآباد، صوبہ گجرات، انڈیا)

آپ 5/ اکتوبر 2015 کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 39 سال کی عمر میں گورنمنٹ ہسپتال احمد آباد میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق جماعت احمدیہ کرڈاپلی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ سے تھا۔ آپ نے اگست 2001 میں زندگی وقف کی اور جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ لیا اور 2004 میں معلم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد صوبہ گجرات کی مختلف جماعتوں میں گیارہ سال تک خدمت بجالاتے رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت فرمانبردار اور دل لگا کر سلسلہ کی خدمت کرنے والے نوجوان تھے۔ جب بھی کوئی کام سپرد کیا جاتا فوری اس کی تعمیل کرتے تھے اور باوجود علیل ہونے کے کبھی کسی خدمت سے منہ نہیں موڑا۔ سادہ مزاج، دوسروں کی عزت کا خیال رکھنے والے باوقار معلم تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ کے علاوہ اہلیہ اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر دس سال ہے اور وہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

(2) مکرم شیخ سعید احمد صاحب

(آف تخت ہزارہ حال جماعت ہاناؤ، جرمنی)

آپ 27 ستمبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت شیخ پیر محمد صاحب صحابی آف تخت ہزارہ کے پوتے اور شیخ محمد رفیق صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ کے بیٹے تھے۔ خلافت کی اطاعت اور وفاداری آپ کا شعار تھا۔ آپ واقفین زندگی مربیان اور جماعتی کارکنان کی بہت عزت کرتے اور ان کی مہمان نوازی میں راحت اور خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے ساتھ خاص محبت تھی اور اپنے اہل وعیال کو بڑی تاکید اور تسلسل سے اس کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ رشتہ داروں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے، بڑے غریب پرور اور مالی لین دین میں بہت صاف تھے۔ خود نمائی سے پرہیز کرنے والے اور بڑے منکسر المزاج اور نیک انسان تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منیر احمد منور صاحب اور ایک پوتا مکرم احمد کمال صاحب واقف زندگی ہیں اور مربیان سلسلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18/ اکتوبر 2015 بروز اتوار قبل نماز مغرب مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب (آف جرمنی، Russelsheim) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 18/ اکتوبر 2015 کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم میاں فضل دین صاحب درویش قادیان تھے۔ آپ تقریباً دس سال سے بیمار تھے اور نظر کا بھی مسئلہ تھا۔ 1984 میں جرمنی آئے تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

"ہر وقت اس کے فضل کیلئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تاکہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 478)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 12 November 2015 Issue No. 46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا 81واں سال ختم ہوا 82واں سال شروع ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے اس چیز کی قربانی کرو جو تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی بظاہر تمہارے نزدیک ذریعہ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 06۔نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ہر مؤمن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مؤمنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے اس چیز کی قربانی کرو جو تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی بظاہر تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔ پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہیں۔ مال تو ہمیشہ انسان کو پیارا رہا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ سونا چاندی جانور جائیداد کھیت باغات یہ سب انسان کو بہت پیارے ہیں اور انسان کے لئے فخر کا باعث ہیں یہ ان پر فخر کرتا ہے ہر طبقے میں دولت سے محبت اور ضرورت زندگی کے نام پر نئی سے نئی چیز کی خواہش انتہا پر پہنچی ہوئی ہے اور مادیت اپنے عروج پر ہے۔ ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کرو اپنی سہولتوں کو قربان کرو۔ عام دنیادار کے لئے یہ عجیب سی بات ہے لیکن دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔ دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا ادراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیض پانے والے تھے جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جب یہ آیت اتری کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ حضرت ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری سب سے پیاری جائیداد بیروحہ کا باغ ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جو روشن ستارے تھے اور نیکیوں کے راستے متعین کرنیوالے تھے۔ پس ان صحابہ کی مثالیں دیتے ہوئے ہمیں اس زمانے کے امام نے بار بار توجہ دلائی۔ آپؑ نے اپنے متعدد ارشادات میں قرآن کریم کی تعلیمات اور احکامات کو کھول کر بیان کیا۔ نیکیوں کے حصول کا فہم وادراک دیا۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضا مندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا۔ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مؤمن کو ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جو جماعت پیدا کی اس نے نہ صرف ان باتوں کو سن کر اس طرف یہ نہیں کیا کہ صرف سن لیا اور منہ دوسری طرف کر لیا اور توجہ پھیر لی بلکہ ان باتوں کو سننے کے بعد قربانیوں کے معیار بھی قائم کئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی کئی جگہ کئی مجالس میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا جماعت کے معیار قربانی کو دیکھتے ہوئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی جائیداد کوئی نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔ پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں کسی دوسرے میں نہیں۔

حضور انور نے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: سیرالیون سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک جماعت ہے یہاں ممبارو یہاں ایک نابینا عورت رہتی ہے جنہوں نے تحریک جدید کے چندے کا وعدہ دو ہزار لیون لکھوایا۔ چندہ کے حصول کے لئے جب ان کے پاس گئے تو کہنے لگی کہ مجھے چندے کی ادائیگی کی پہلے فکر ہو رہی تھی مگر نابینا ہونے کی وجہ سے میرا ذریعہ آمدنی اتنا نہیں کہ میں کوئی چندہ ادا کر سکتی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ بہرحال میں نے وعدہ کیا ہے میں ادا کروں گی۔ چنانچہ وہ دعا میں مصروف ہو گئیں۔ اسی دوران ایک اجنبی شخص گاؤں میں آیا تو اس آدمی کو کہنے لگیں کہ میرے پاس اس وقت ایک سر پر لینے والا کپڑا ہے وہ دو ہزار لیون میں تم خرید لو حالانکہ وہ کپڑا یہ کہتے ہیں کہ دس سے پندرہ ہزار لیون کا تھا۔ اس آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اتنا سستا کیوں بیچ رہی ہو۔ اس پر اس خاتون نے بتایا کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس اس وقت رقم نہیں ہے۔ اس اجنبی نے وہ کپڑا خرید لیا اور دو ہزار لیون نابینا عورت کو دے دیئے۔ شریف آدمی تھا اور بعد میں وہ کپڑا بھی واپس کر دیا اور کہا یہ میری طرف سے آپ رکھ لیں۔ تو افریقہ کے دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک اَن پڑھ نابینا خاتون کا یہ اخلاص ہے۔ یقیناً یہ اخلاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہیں۔

راجستان انڈیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک جماعت ہے یہاں بولا بھالی۔ وہاں ایک دوست نے جن کی عمر 65 سال کے قریب ہے اکثر بیمار رہتے ہیں اور کوئی آمد نہیں ہے ان کی۔ انہیں جب مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی کہ معمولی سی ٹوکن کے طور پر قربانی کر دیں کیونکہ یہ بھی مؤمنین کے لئے فرض ہے تو ایک ہزار پچاس روپے چندے کے ادا کر دیئے اور کہنے لگے کہ یہ رقم میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع کی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی رقم ہے۔ پھر اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ایک اور مخلص کا واقعہ سنیں۔ یقیناً امراء کو یہ جھنجھوڑنے والا ہے۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک پرانے احمدی دوست کا نام چندہ دہندگان میں لکھا ہوا تھا۔ جب انہیں توجہ دلائی گئی تو اگلے روز مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے دیکھا ہے جس نے ایک ہفتے سے کھانا نہ کھایا ہو۔ کہتے ہیں میں ساری رات روتا رہا ہوں کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ میری آزمائش کر رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے معمولی سی رقم تحریک جدید کی مدّ میں ادا کی۔ اس پر یہ جو لینے والے صاحب گئے تھے کہتے ہیں خاکسار نے ان کو کچھ رقم مدد کے طور پر دی تو انہوں نے دس فرانک سیفہ اسی وقت واپس کر دیا اور کہا کہ ابھی میرا چندہ عام بقایا ہے۔ آپ اس رقم میں سے میرا

باقی خلاصہ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad